بہار کی خانقاہوں میں فارسی عربی اُردو مخطوطات

مجلد اوّل

خانقاہ منعمیہ (گیا) کے مخطوطات

کی

توضیحی فہرست

مرتبہ

ڈاکٹر عطا خورشید

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

بہار کی خانقاہوں میں فارسی عربی اُردو مخطوطات

مجلد اوّل

خانقاہ منعمیہ (گیا) کے مخطوطات

کی

توضیحی فہرست

مرتبہ

ڈاکٹر عطا خورشید

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

تقسیم کار:

○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر:

○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی - ۱۱۰۰۰۶

○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی - ۴۰۰۰۰۳

○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علیگڑھ - ۲۰۲۰۰۲

اشاعت : ۱۹۹۴ء

قیمت : پچاس رُپے

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹوڈی ہاؤس دریا گنج، نئی دلّی میں طبع ہوئی

پیشگفتار

خدابخش لائبریری نے اپنی صدی تقریبات کے دوران ایک منصوبہ یہ بھی بنایا کہ بہار میں مخطوطات کے جو ذخیرے عام نظروں سے اوجھل محفوظ ہیں، انھیں متعارف کرایا جائے۔ یہ ذخیرے بالعموم پوری ریاست میں بکھری ان خانقاہوں میں محفوظ ہیں جو علم کے چراغ روشن کیے رہی ہیں: بہار شریف، منیر شریف، پھلواری شریف، ہنگل تالاب (پٹنہ سٹی) کی خانقاہ عمادیہ، بیتھو شریف کی خانقاہ، بھاگلپور کی خانقاہ شہبازیہ، خانقاہ خلیفہ باغ اور گیا کی خانقاہ منعمیہ وغیرہ میں مخطوطات کے اچھے ذخیرے محفوظ ہیں۔ ان خانقاہوں کے صاحبانِ سجادہ اس کے لیے قابل مبارکباد اور ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ملت کی یہ قیمتی متاع دل سے لگا کے رکھی ہے اور ابتک ضائع ہونے سے بچایا ہے۔

خدابخش لائبریری اپنے منصوبہ کے تحت ان سب خانقاہوں کے ان خزانوں کو یکے بعد دیگرے پیش کرتی رہے گی۔ اس سلسلہ کا آغاز خانقاہ منعمیہ (گیا) کے ذخیرۂ مخطوطات کی اس فہرست سے کیا جا رہا ہے، جسے خدابخش لائبریری کے ایک فاضل ہم کار ڈاکٹر عطا خورشید نے بڑی محنت و لگن سے مرتب کیا ہے۔ امید ہے "گمشدہ" تو نہیں، البتہ نظروں سے "اوجھل" مومن کی یہ میراث بڑے پیمانے پر اہل علم تک پہنچ کر بہتر نتائج پیدا کرے گی اور اس سے ریسرچ کرنے والوں کے لیے نئی معلومات کا دروازہ کھلے گا۔

عـ ب

۲۹/۱۰/۹۱ء

حرفِ چند

صوبہ بہار ہمیشہ سے علم وادب کا گہوارہ رہا ہے۔ خصوصی طور پر جنوبی بہار نے ایک سے بڑھ کر ایک علمی سپوت پیدا کیے۔ ان کے پروان چڑھانے اور انھیں شہرت دوام حاصل کرانے میں ان کے ذاتی کتبخانوں نے بھی کافی مدد دی ہے۔ یہ کتبخانے شہروں میں بھی تھے اور گاؤں قصبوں میں بھی۔ گیا، پٹنہ، بہار شریف اور آرہ جیسے شہروں میں بھی اور دسنہ، استھانواں، گیلانی، جالا، منیر اور پھلواری جیسے دور دراز کے قصبوں میں بھی اہل علم کو مستفیض ہونے کی دعوت دیتے رہتے تھے۔ یہ کتب خانے دلق پوش صوفیوں کے بند حجروں میں بھی رہتے تھے اور روسا و نوابین کے کشادہ محلوں کی زینت بھی ہوتے تھے۔ یہ کتب خانے اگر ایک طرف مطبوعات سے پُر ہوتے تھے تو دوسری طرف نایاب و نادر مخطوطات سے بھی مزین ہوتے تھے جسے دیکھنے کے لیے دور دراز سے اہل علم آیا کرتے تھے۔ انھیں ذاتی کتب خانوں میں ایک کتب خانہ خدا بخش خاں کا بھی تھا جسے بانی کتب خانہ نے حکومت کے حوالہ کر کے قوم کی ایک اہم میراث کو ہمیشہ کیلیے محفوظ کر دیا۔ لیکن اس صوبے کے دیگر کتب خانے ذاتی ملکیت ہی رہے۔ ان میں سے کچھ تقسیم ہند میں ضائع ہوئے اور کچھ دست برد زمانہ کی نذر ہو گئے۔ جو باقی بچے ہیں وہ تاریک کوٹھریوں میں گٹھریوں میں بندھے پڑے ہیں یا اگر انھیں کہیں سلیقے سے الماریوں میں سجا کر رکھا گیا ہے تو ان کی حفاظت کا معقول انتظام نہیں ہے۔ اب نہ وہ نواب رہے اور نہ ہی وہ پہلے جیسے صاحب ذوق ——— لہٰذا اجداد کے ان مٹتے ہوئے نقوش کو باقی رکھنے کے لیے خدا بخش لائبریری نے ایک اسکیم شروع کی ہے جس کے تحت ذاتی لائبریریوں میں بکھرے عربی فارسی اور اردو مخطوطات کی وضاحتی فہرست Descriptive Catalogue تیار کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ پیش نظر فہرست اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں شہر گیا کی ایک قدیم خانقاہ، خانقاہ منعمیہ کے کتب خانے کے مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کی گئی ہے اس میں باسٹھ ۶۲ فارسی گیارہ ۱۱ اردو اور پانچ ۵ عربی مخطوطات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ان مخطوطات میں بعض مخطوطات کافی اہمیت کے حامل ہیں مثلاً "ارکان نماز" (اردو) کا نسخہ بہار میں اس وقت لکھا گیا جب یہاں اردو پروان چڑھ رہی تھی۔ اسی طرح "ہدایت المسافرین" (اردو) کو جہاں اردو کے ارتقاء میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے وہیں یہ صنف کے اعتبار سے بھی اپنی جگہ ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ "ہدایت المسافرین" اردو کا پہلا سفرنامہ (حجاز) ہے۔ لیکن یہ آج تک پردۂ خفا میں تھا۔ اس فہرست کے ذریعہ یہ پہلی بار منظر عام پر آرہا ہے۔ اسی طرح

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی "اسماء الرجال" بھی اس ذخیرہ کا ایک اہم نسخہ ہے۔ اب تک اس کے صرف ایک نسخے (نسخہ خدابخ
کا علم تھا۔ پیش نظر فہرست کے ذریعہ اس کے دوسرے نسخے کا بھی پتہ چلتا ہے نیز یہ کہ یہ نسخہ خدابخش کے نسخے سے قدیم تر بھی ہے
مصنف سے قریب العہد بھی۔

پیش نظر فہرست صوبہ بہار کے نجی ذخیروں کی فہرست سازی کے سلسلہ میں پہلا قدم ہے جو امید ہے تحسی
نظروں سے دیکھا جائے گا۔ کتب خانہ منعمیہ کی طرح دیگر ذاتی ذخیروں پر بھی کام جاری ہے، امید ہے وہ بھی جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں پ

(ڈاکٹر) عطا خورشید

فہرست مخطوطات

مخطوطات فارسی

مخطوطات فارسی

ارشاد در نماز و دعا و صیام

مصنف	:	زاہد بن برہان بن محمود جلال الحسینی البخاری
کاتب	:	
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	
خط	:	نستعلیق
اوراق/صفحات	:	۲۹ ق
سطر	:	۱۳
سائز	:	۲۱½ × ۱۰½ سینٹی میٹر
موضوع	:	ادعیہ
ابتدا	:	الحمد اللہ الذی اصناق عبادہ المسرفین الی نفسہ والصلوٰۃ علی من امر یا النبی عن تنولھیم من رحمۃ محمد سلطان الانبیاء صاحب لواء حمدہ والہ الذی لایرمون شیئاً الا لوجہہ واصحابہ نجوم سموٰت ھدایتہ وازواجہ المطہرات من یورث الذی لاابقاء ....
خاتمہ	:	.... عون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضرھل ھن کاشفات ضرہ اوارادنی برحمۃ ھل ھن ممسکات رحمتہ تل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون۔
کیفیت	:	مصنف نے اپنے خاندان کے لوگوں کی فرمائش پر اپنے والد قطب العالم برہان الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ کے فرمودات کو جو نماز و روزہ کے ادعیہ سے متعلق تھے قلمبند کیا ہے۔

ارواح السالکین

مصنف : محمد حسین نقشبندی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۷۱ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۲۷ ق

سطر : ۱۱

سائز : ۱۲×۱۸ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : حمد بر موجودی راکہ ہر وجود و موجودات مسجود اوکوجودات والصلوۃ والسلام بران موجود کہ در ہر وجود
متصف بصفات حسنہ و تنزیہ است......

خاتمہ : ...... و بعضی ازاں نیز نار ماندہ اندآنہا از اہل اعراف شوند و دل نظرگاہ ایزد مثال باشد چوں قالب
رنگ و دل مرید رنگ دل پیدا کند بلکہ عین دل شود و قالب بنا مصاجت دل منظور......
ذوالجلال باشد

زخود بہتری جوی فرصت شمار :. کہ باچوں خودی کم کنی روزگار

ترقیمہ : ایں خاکسترِ ہیچمدان بعون اللہ تعالےٰ یکہزار و یکصد و ہفتاد و یک از ہجرت رسالت پناہ علیہ السلام
گذشتہ بود رسالہ ارواح السالکین را باتصرام رسانید و وقتی باتمام رسد۔

اسرارِ قمریہ

صنف : سید شاہ عطا حسین

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

نہ تصنیف :

نہ کتابت : ۱۲۶۵ھ

خط : شکست

وراق/صفحات : ۳۳ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۳ × ۱۴ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف (ملفوظات)

تدا : الحمدللہ الذی احسن الخالقین وخلق الانسان من المارد..... سری وانا سرہ وجعلہ خلیفۃ واسرار..... والسلام علی سید الاولین والآخرین نبینا محمد ن..... امام المرسلین..... النبیین کما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین.......

اتمہ : ..... اے عزیزان کلام کرامت انتظام حضرت قطب العصر کہ بجای دستور العمل نوشتہ ام باید کہ عمل ارند واللہ تعالیٰ بان عزیزان ہم توفیق تحریر و تکمیل بخشد۔

ترقیمہ : الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ والسلام علی من تبع الھدیٰ کہ رسالہ ہذا مسمیٰ باسرار قمریہ از تالیف وتصنیف پیرو مرشد سید شاہ عطا حسین صاحب قبلہ دام اللہ....... ملفوظ جناب مستطاب پیرو مرشد سید شاہ قمر الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ است بروز جمعہ تاریخ سیزدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم از قلم بدرقم عاجز زمن رضی الدین حسن بیتھوی اختتام یافت۔

یفیت : کافی کرم خوردہ

اشارات

مصنف : شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسیؒ

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۷۹ھ

خط : شکست

اوراق/صفحات : ۱۲ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۲۲×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : اشارہ اول شیخ فتح محمد را واضح باد چوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از معراج باز آمد یاران پرسیدند کہ یا رسول اللہ جمال رویۂ ربانی مشاہدہ کردید گفت آری گفتند چگونہ جواب گفت ....

خاتمہ : ......اگر گوئی کہ خدائے لاشریک است دریں حرف شریک پیدا می شود زیراکہ اول نام شریک باشد لاشریک چگونہ ظاہر گردد در نہم کہ چہ می گوئی ے

ہر کہ اندر قدیم می باشد ⁂ لاشریک و شریک می باشد

ترقیمہ : تمام شد اشارات سی و نہ حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ از دست خاکسار ذرہ بمقدار شیخ عنایت کریم سلر وی بتاریخ یکم شہر ربیع الثانی ۱۲۷۹ ہجری صلعم روز جمعہ وقت پاے روز بر آمدن بمقام موضع سورہ بپاس خاطر برادرم مولوی عبداللہ صاحب نوشتہ شد۔

کیفیت : اس کتاب میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کے ۲۹ مکاتیب ہیں جو مختلف لوگوں کو لکھے گئے ہیں۔ ہر مکتوب کو "اشارہ" کا عنوان دیا ہے اور اسی مناسبت سے اس تصنیف کا نام "اشارات" رکھا گیا ہے۔

امواج البحار فی سر الانہار

مصنف : یکی از مریدان حضرت شاہ برہان الحق والدین قدس سرہٗ (خواجہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ)

کاتب :

سنہ تصنیف : ۱۱۸۴ھ

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق صفحات : ۱۵ ق

سطر : ۱۲

سائز : ۱۸×۳۰ سنٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین کہ ہستی موہومہ عاشقاں را از تجلی احدیت نیست گردانیدہ و دوے موحد را از نور وحدت بپوشانیدہ نظری عنایت کرد کہ وجود واحد مشاہدہ نمودند وکاملان مکمل را تعلق از ہستی خویش بخشیدہ کہ در فرق و جمع خود را مشاہدہ فرمودند۔۔۔

خاتمہ : .... و تعطیل بر ہیچ یک جایز نہ اگر خواہی کہ اہر گردی سعی کن و تفکر در مراقبہ نما واز قعر چاہ خودی بر ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن وصلی اللہ علی محمد والہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الغایقین تسلیماً کثیراً کثیرا۔

ترقیمہ : ندارد

کیفیت : مصنف نے کہیں بھی اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن "یکے از مریدان حضرت شاہ برہان الحق والدین قدس سرہٗ" سے اور خاندانی روایات کے مطابق یہ تصنیف حضرت خواجہ رکن الدین عشق قدس سرہٗ (م ۱۲۰۵ھ) کی ہے، آپ اردو کے ایک بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔

انساب شرفی

مصنف : شہامت حسین

کاتب : وارث علی

سنہ تصنیف : ۱۳۰۵ھ

سنہ کتابت : ۱۳۱۴ھ

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق/صفحات : ۹۴ص

سطر : مختلف

سائز : ۲۶×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : نسب

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والطیبات علی سید المرسلین خاتم النبیین والہ واصحابہ اجمعین بدانکہ از کتب تواریخ وملفوظات مشائخ منتخب ساختہ مشلمر (کذا) سوانح انسان بریں عنوان مختصر می پردازد کہ ابتدای ظہور انسان بگلستان جہان حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام وحضرت مامان حوا رضی اللہ عنہا بودند دیرا فرزندان ودختران تواماں تولد می شدند....

خاتمہ : .... شعر تاریخ وفات حضرت مخدوم شرف الدین قدس سرہ

چو گشت پیر شرف ان راضی رضای خدا
۷۸۲
شدند خلق ہمہ رازاران شرف الدین

ترقیمہ (اولی) : الٰہی بحرمت جان پاک خاتم الانبیاء والمرسلین وامام الاتقیا والنبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ جملہ مومنان وارباب ناظران ونویسندہ را توفیق بخیر مرحمت فرما آمین ثم آمین۔

ترقیمہ (ثانی) : ہزاران ہزار سپاس مرباغبان حقیقی کہ کتاب لاجواب انساب شرفی بفرمائش تتوبج راس الممالک شرافت ودیہم فرق اقالیم نجابت قدر دان جوہر یان بازار معانی رئیس الاعظم جناب خواجہ عبد الکریم صاحب لازالت شموس اقبالہ وجلالہ از دست ناکارہ جہان خاکسار ازلی وارث علی بتاریخ ہیزدہم شہر جمادی الاول

۱۳۱۴ ہجری نبوی بوقت برآمد پاسی روز زیور اختتام پوشید بر ناظرین ہویدا باد کہ کاتب را بفاتحہ خیر یاد می فرمودہ باشند۔

ہر کہ خواند طمع دعا دارم ... زانکہ من بندہ گنہ گارم

کیفیت : مصنف قصبہ سونیرہ موضع مخدوم پور پرگنہ اردل کے رہنے والے تھے۔ ان کی روایت کے مطابق انھیں ایک دن کتابوں کے درمیان چند "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق دستیاب ہوئے جس میں حضرت مخدوم شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ کے اجداد کا ذکر تھا اور ان کے عرب سے ہندوستان آنے کی تاریخ بیان کی گئی تھی یہ تذکرہ ان کی اولاد سے ہوتے ہوئے حضرت شیخ جلال الدین المعروف بہ سید خرد رحمۃ اللہ علیہ تک منتہی ہوتا تھا۔ مصنف نے مولوی حاجی ظہور الحسن صاحب، سید شاہ علیم الدین حسین صاحب منیری اور مولوی حاجی و حافظ سید شاہ نصیر الدین احمد صاحب نقوی الرضوی و اشرفی کی خواہش پر انھیں دستیاب شدہ "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق کی روشنی میں حضرت مخدوم جہاں شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کی اولاد کا نسب نامہ اپنے عہد تک کا ترتیب دیا۔ حاجی ظہور الحسن صاحب کی روایت کے مطابق یہ "آب ربودہ و کرم خوردہ" اوراق کے مصنف حضرت مخدوم سید واحد الدین تقوی معروف بہ مخدوم سید وحید الدین چلہ کش رضوی تھے۔

جامع ثانی شہامت حسین صاحب نے کتاب کی تالیف کے بعد اس نسخہ کو خاندان کے مندرجہ ذیل سربرآوردہ لوگوں کے پاس تصحیح کی غرض سے بھیجا۔

۱۔ علیم الدین حسین ولد شاہ امین الدین علی شطاری فردوسی ہاشمی منیری۔

۲۔ حافظ سید نصیر الدین احمد بن سید غلام نقشبند بن سید موسیٰ علی رضوی الاشرفی سونیروی۔

۳۔ سید محمد حسین سونیروی۔

۴۔ سید محبوب حسین رضوی الاشرفی والسونیروی۔

۵۔ محمد سخاوت حسین شمسی و شرفی اردلی۔

۶۔ سید امداد علی رضوی اشرفی سونیروی

۷۔ نجم الدین احمد بن سید شاہ امیر احمد بن سید شاہ افضل علی بن شاہ مہر علی۔

۸۔ محمد عبد الصمد بن سید علی حسین بن سید منظر علی رضوی والاشرفی والسونیروی۔

۹۔ وحید الدین اشرف بن سید شاہ انور علی بن سید شاہ منصب علی بن سید شاہ محمدی بن سید شاہ وجیہ الدین بن سید شاہ قطب الدین بن سید شاہ عبد النبی بن سید شاہ قاضی سیف الدین۔

۱۰۔ محمد نصیر ابن سید شاہ راحت حسین ملا سی بن سید شاہ فرحت حسین بن شاہ احمد علی بن سید خادم علی بن میر متین بن میر پیر علی بن شاہ رحیم اللہ دین حضرت ملا محمد راضی بن شاہ غلام محی الدین بن حضرت شاہ زمدی بڑی بن شاہ میران۔

۱۱۔ سید امیر احمد بن سید احمد بخش رضوی الشرفی۔

مندرجہ بالا افراد نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد حاشیے میں قابل غور اضافے کیے ہیں جو اس نسخہ کی اہمیت کو دو بالا کرتے ہیں۔

صوبہ بہار میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیریؒ کے خانوادے کو قدیم خانوادوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس مناسبت سے اس کتاب کو بہار کے خانوادوں پر لکھے گئے نسب ناموں میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے اور اگر حاجی ظہور الحسن صاحب کی روایت کی روشنی میں اس تصنیف کا جامع اول وحید الدین پٹنہ ء نظر آبادی کو تسلیم کر لیا جائے تو صوبہ بہار میں لکھے جانے والے نسب ناموں میں اسے اولیت کا درجہ حاصل ہوگا۔

انشاء فرمان علیم

مصنّف : محمد قاسم داناپوری

کاتب : " "

سنہ تصنیف : ۱۲۶۹ھ

سنہ کتابت : "

خط : نستعلیق

اوراق صفحات : ۵۴ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۱۶×۲۴ سینٹی میٹر

موضوع : داستان

ابتدا : درزغر در حمد و سپاس نثار بارگاہ عظمت و جلال شہنشاہی است کہ طبال ارادتش بر ایوان لامکان کوس کن فیکون بنواخت و سرسنگ تدرتش سایر ذرات کونات را از نہان خانہ وحدت بدیوان کدہ کثرت ان زوموجود ساخت......

خاتمہ : .....چون محل خود درآمد مادر و پدرش کہ از الم مفارقتش بر بستر ناتوانی و مجبوری افتادہ بودند و از گریہ وزاری شبانروزی دیدہ ہاے خود را سپید کردہ بودند بدیدار مسعود و لقائ نگار بیگم بینائی تازہ و قوت بے اندازہ یافتند و بحصول ایں نعمت عظمیٰ و مسرت کبریٰ مجلس عیش و طرب قرار دادند و ہر وضع و شریف شہر را بدعوت خواستند بالجملہ بعد ازیں مسعود و نگار بیگم ادام حیات خود ہا مدام بعیش و عشرت بسر کردند و عمر عزیز خود را بکمال راحت و مسرت گذرانیدند۔

ترقیمہ : الحمد للہ کہ دریں اوان سعادت اقتران کہ تاریخ کہ بستم از شہر شعبان المعظم سال یکہزار دو صد و شصت و نہ ہجری قدسی است دریں بلدہ فاخرہ مستقر الخلافت اکبرآباد ایں نگارنامہ بتکمیل رسید و فرمان علیم بامتثال انجامید الٰہی مقبول طبایع خاص و عام اش گردانی و محرک تالیفش و مؤلف نحیفش را بمرادات کونین رسانی بحق محمد و آلہ الامجاد و اصحابہ الاجواد تمام شد۔

کیفیت : سلطان محمود غزنوی اور نگار بیگم کے عشق کی داستان ہے۔

انشاء ہر کرن

مصنف :

کاتب : تلوک چند

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۸ فصلی

اوراق : ۶۳

سطور : مختلف (۱۰ — ۱۴)

سائز : ۱۸ × ۱۰ سینٹی میٹر

خط : شکستہ آمیز نستعلیق

موضوع : انشاء

ابتدا : ہمایوں است بعبارت در نمی آید بزبانی در خلوت بعرض گرامی آں سلطنت پناہ خواہد رسانید.....

خاتمہ :.....شیخ عبداللہ در بلدۂ ہند رسانند دیگر اشتیاق نامہ بندہ عریضہ محبان پناہ عطوفت دستگاہ خواجہ محب اللہ رسانند

ترقیمہ : ایں نسخہ انشاء ہر کرن تصنیف .... سلطانی در عہد نواب مستطاب معلی القاب نواب علی وردی خاں بہادر...... کاتب الحروف تیلوک چند ولد مانکچند قوم کایستھ متوطن ساکن قصبہ گیا مرقوم ۱۱۴۸ فصلی شوال ۲۲ قلمی نمودہ شد۔

کیفیت : ناقص الاول۔

انیسُ العارفین

صنف :

کاتب :

نہ تصنیف :

نہ کتابت :

راق : ۶۵

سطور : ۱۲

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

وضوع : تصوف

یتدا : حرمی نہ حرمی بلکہ محرمی نہ حرمی نہ محرمی یعنی دلی نہ دلی بلکہ بیدلی نہ دلی بہ بیدلی در صفتی چہ صفتی کہ عین نہ موفی کہ نہ عین موصوفی نہ غیر موصوف ترا نہ عجز الواصفون عن وصفک ما عرفناک حق معرفتک می سراید....

خاتمہ : .... دیگر آنکہ تجلی حق را مقید نمی کند و در ...... تجلی حق می بیند ... را گفتند در مذہب کیستی (کذا) فرمود انی تجلی مذہب ربی یعنی در مذہب خدایم ہر چہ خواہد برادیم۔

اوراد خورد

مصنف : حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ

کاتب : شیخ عنایت کریم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۶۹ھ

خط : شکست

اوراق/صفحات : ۱۹ ق

سطر : ۱۶

سائز : ۲۱×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ الطاہرین والطاہرین۔ بدانکہ بندگی حق تعالیٰ بہمناں کہ بر بندگان مکلف فرض عین است ....

خاتمہ : یاستار العیوب یاذا الجلال والاکرام یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

ترقیمہ : تمام شد نسخہ اوراد خورد تصنیف حضرت مخدوم شرف الدین قدس سرہ بتاریخ بست ویکم شہر ذی قعدہ ۱۲۶۹ھ روز یکشنبہ بوقت گذشتن دو پاس شب بخط خام شکستہ انجام بندہ نقیر حقیر شیخ عنایت کریم بن شیخ ... ساکن موضع سورہ پرگنہ نہرہ قلمی نمودہ شد۔

کیفیت : درمیان کے چند اوراق دریدہ ہیں۔

پنج مجلس

مصنف : میر سید علی ہمدانی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۱۸ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۵×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ الذی خلق الوجود من العدم فبدت علی صفحاتہ انوار القدم شکر آں خدای را کہ او ہست آفریداست از عدم، پس کرد پیدا از عدم انوار اسرار قدم، ماوای ہر بیچارہ او بیچارگان را چارہ او، دلدار ہر غمخوارہ او غفار ہر صاحب ندم......

خاتمہ : ...... اللہ عالیشان دیثبت دعندہ ام الکتاب روز نامہ نزدیک نیست کہ من آں کنم نہ آں کہ نویسم خبر دہم و نہ آں را یک کنم آگاہ کردانم نہ با کس مشورت کنم وآن ارادان یقم اللہ القیامۃ تاقامہا الیہ لہم الرشاد۔

ترقیمہ : تمت ہذہ النسخہ المسماۃ بہ پنج مجلس من تصنیف حضرت میر سید علی ہمدانی۔

تذکرۃ الاولیاء

مصنف : شیخ فرید الدین عطار

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق صفحات : ۲۷۷ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۵×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ

ابتدا : الحمد للہ الجواد بافضل انواع النعماء المنان باشرف اصناف العلی [illegible] فی اعالی ذوی العزو الکبریاء المعبود باجناس العبادت فی اعماق الارض واطباق السماء ذی العظمۃ . . . .

خاتمہ : شیخ گفت ایں جوانمردے بود کہ حق نگاہ نداری بیگانہ بپای و بیگانہ بروی ترسا در حال مسلمان شد و آں جا مقام کرد چوں شیخ بعد از وفات او بجا بنشست واللہ اعلم بالصواب صاحبہ ومالکہ هذا الکتاب مولانا اسمعیل بن مغفور ابراہیم ابن مغفور مولانا رکن الدین . . . . . . سنہ . . .

کیفیت : ترقیمہ میں سنہ کو مٹا دیا گیا ہے اور صرف سنہ صاف پڑھا جاتا ہے آخری صفحہ پر کسی مطالعہ کنندہ نے کسی کی تاریخ پیدائش شکستہ حروف میں لکھی ہے جو ۱۰۹۰ھ کی ہے "شب سہ شنبہ غرہ ذی القعدہ سنہ ہزار و نود . . . . بوجود آمد حق تعالیٰ بعمر طبعی رساند ہمچو خضر . . گفتم تاریخ باد انیک بخت ۱۰۹۰ھ"

تذکرہ حضرات چشتیان و سہروردیان

مصنف: محمد قاسم

کاتب:

سنہ تصنیف:

سنہ کتابت: ١٠٧١ھ

اوراق: ٥٦

سطر: ١٥

سائز: ١٥×٢٢ سینٹی میٹر

خط: شکست

موضوع: تذکرہ صوفیا

ابتدا: مقالہ در ذکر حالات و مقالات مشائخ ہندستان قدس اللہ اسرارہم دانشوران کو در تحقیق عالمیان لوای توفیق کہ در لوح سیر و تاریخ طرہ سخن کشیدہ اند...

خاتمہ: .....چوں وقت رحلت شیخ در رسد ہر دو پسر پیش.... گفت ہر گاہ مشکلے کا ترا پیش آید بر سر قبرم حاضر شدہ گویند کہ توضیق اللہ خواہد شد۔

کیفیت: اس کتاب کو دو لمعہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لمعہ اول میں چشتی صوفیہ یعنی خواجہ معین الدین چشتی، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید الدین گنج شکر اور خواجہ نظام الدین اولیا کا تذکرہ ہے۔ لمعہ دوم میں سہروردی صوفیہ یعنی مخدوم بہاء الدین ذکریا ملتانی، شیخ صدر الدین، شیخ رکن الدین ملتانی، جلال الدین تبریزی، شیخ حسن افغان، مولانا حسام الدین، شیخ جلال الدین جہانیاں جہاں گشت، شیخ راجو قتال شیخ کبیر الدین۔

نسخہ کرم خوردہ ہے۔ بالخصوص آخری چھ اوراق زیادہ کرم خوردہ ہیں۔ مصنف نے شیخ عین الدین جنید کی بیجاپوری کی "تذکرۃ الاولیاء ہند" سے کافی مدد لی ہے۔ اسکے علاوہ "سیر الاولیا" اور "خیر المجالس" کا بھی اکثر جگہوں پر حوالہ دیا ہے۔ تعارف کتاب میں ہی اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ "انشاء اللہ تعالےٰ اگر عمر باشد و دیگر کتب اولیا بدست افتد ثانیاً بار احوال و اقوال آن بزرگان را مفصلاً در بقلم آوردہ ضمیمہ این نوشتہ خواہد گردانید۔"

تذکرۃ المعاصرین

مرتب : محمد المشتہر بعلی بن ابیطالب بن علی الزاہدی الجیلانی (شیخ محمد علی حزیں)

کاتب :

سنہ تصنیف : ۱۱۶۵ھ

سنہ کتابت : ۱۲۸۲ھ

خط : شکست

اوراق/صفحات : ۶۵ ق

سطر : ۱۲

سائز : ۲۴ × ۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ (شعرا فارسی)

ابتدا : تعالی اللہ حمد بیچون کہ اوراق پریشان مجموعہ کون و مکاں را برشتہ ایجاد شیرازہ بستہ و از ترکیب ظلمت و نور و عدم و ظہور صفحہ سادہ آن کان را بچندیں نقش و نگار زیب آراستہ در حیطہ وسعت کدام بیان و بر زمرطاقت کدام لسان است....

: .. مرزا محمود سبزواری از سادات رفیع القدر بنی مختار بود مدتہا در اصفہان صدیق معاشر و خطوط را خوش می نوشت بغایت حمیدہ خصال و شیریں مقال کمیں راسی سال گذشتہ کہ در مشہد رضویہ علی سر تہا التحیہ سعادت رحلت یافت۔

من افتادہ راصدای نیست ۔۔ ورنی بوریا نوای نیست۔

....

سخنم گوش سیوان (کذا) کردن ۔۔ جز دعای تو مدعای نیست

ترقیمہ (اولی) : رب العزت تعالی مجدہ والمنا شکرہ وحمدہ فرصت بخشید کہ در مدت نہ روز بعض بعض ساعات لیل و نہار را بہ افسردگی و کمال تفرقہ آں کہ موی با بسر نیست معروف دخویش را مشغول تسوید ایں اوراق داشتہ بکصد کس از دوستان ہم نفس و یاران سخن رس را دریں مجلس گرامی و انجمن سامی

فراہم آوردہ و از سخنان آئینہ خاطر آشفتہ مسامحت نمود بزبان قلم داد الٰہی معافیت محمود گردان حررہ المفتاق الی بہ رب الغنی محمد المشتہر بعلی بن ابی طالب بن علی الزاہدی الجیلانی حامداللہ وحدہ از دید دوران چشم اندارد کہ بنظر شفقت و اشعاف گرستہ مدعای مغفرت یاد فرمایند۔

ترقیمہ (ثانی) : بست و دوم شہر رمضان شریف روز جمعہ ۱۲۶۲ ہجری کاتب رسالہ ہذا از کتاب انفراغ یافت۔

تکملۃ الایمان و تقویۃ الایقان

مصنف : عبدالحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری

کاتب : معزالدین عرف حافظ کلام

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۶ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۶۸ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : عقائد

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد چنیں می گوید فقیر حقیر ضعیف عباد اللہ القوی الباری عبدالحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری کہ ایں رسالہ ایست مسمے تکمیلہ الایمان و تقویۃ الایقان دربیان عقائد اسلام .....

خاتمہ : ... ازکعب احبار روایت است کہ گفت دہ پیغمبر ختنہ ناکردہ اند اول آدم مختون گشت بعدازاں شیث (کذا) وادریس ونوح ولوط واسمٰعیل ویوسف وزکریا وعیسیٰ ومحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ وجمیع الانبیاء المرسلین۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ متبرکہ تکمیلہ الایمان بروز یکشنبہ بتاریخ بست وچہارم شہر ذی الحجہ ۲۶ جلوس والا مطابق ۱۱۵۶ ہجری بخط خام معزالدین نام عرف حافظ کلام ساکن قصبہ منگلکوٹہ بدولت خانہ میر محمد ماہ تحریر یافت . مالک میر عظیم الدین حسینی در مقام مرشدآباد در عمل نواب علی وردی خاں مہابت جنگ ود در ہنگام ریگیان مرقوم یافت وہر کہ دعوی نماید باطل ونامسموع گردد

جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب

مصنف : شیخ عبدالحق محدث دہلوی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴۰۹ ص

سطر : ۱۴

سائز : ۲۳×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : سیرۃ

ابتدا : صد شکر کہ از لبکی غم رستم .:. چوں قطرہ بدریای کرم پیوستم
برکشتی توفیق ازل بنشستم .:. وازمزم قدس چہرۂ دل شستم

خاتمہ :

ترقیمہ : تمت بالخیر مسموع اوراق ایں نسخہ متبرکہ۔

جوامع الکلم

مصنف	:	میر سید محمد گیسو دراز
کاتب	:	سید محمد عظیم الدین
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۵۵ھ
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۳ ق
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۳×۱۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا	:	در... کہ نام او معنی است خرافات است وہر... ناقے کہ اشارۃ بدا معنے وارد آیات بینات ... ...تنبیہی است مراں معنی ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقہا ......
خاتمہ	:	......حفظ اقوال حفظ افعال دوال از غلبات احوال خطا شد کہ انا الحق وسبحانہ تعالےٰ... ونسبت الیوم من عشق سلوتی فلا ادری غداتی من مشائی بر آمدہ آن کہ حفظ احوال است بجائی کہ محول احوال اوست۔
ترقیمہ	:	تمام شد شرح رسالہ حضرت میر سید محمد گیسو دراز
کیفیت	:	پیش نظر نسخہ "جوامع الکلم" ہی غالباً "رسالہ جنونیہ" ہے جسے "رسالہ جنونیہ" کے نام سے رفیعہ سلطانہ نے اپنی تصنیف "اردو نثر کی ابتدا اور ارتقا" میں اردو کا اولین نثری رسالہ قرار دیا ہے۔ "رسالہ جنونیہ" ہی کی طرح "جوامع الکلم" میں بھی اردو محاوروں کی صوفیانہ تشریح کی گئی ہے۔ مثلاً "بات کی بات خرافات کی خرافات" "اوہاں بسائیں تین کہار دو لوبہے ایک کے ہاتھ نہیں" وغیرہ۔

جواہرُالانوار

مصنف	:	سید شاہ قمرالدین حسین منعمی ابوالعلائی۔
کاتب	:	سید شاہ رضی الدین حسن بیتھوی۔
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۴۸ ق
سطر	:	۱۵
سائز	:	۲۲×۱۴ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
آغاز	:	بعد ستایش حضرت پروردگار کہ... وداده سایر موجودات راز ... غیب بوجود آوردہ وانسان را کہ بجسب ظاہر بچندیں پستی جاداده بنوای الانسان....
خاتمہ	:	... اگرچہ بیشتر فنای دست می دادہ باشد وخالی رونمودہ باشد کہ ازاں رفع علم خودی بودہ باشد لیکن اینقدر خودی ماندہ باشد کہ علم ایں حال نیز ماندہ باشد۔
ترقیمہ	:	
کیفیت	:	مصنف سلسلہ منعمیہ ابوالعلائیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ داناپور شہر پٹنہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا وصال عظیم آباد شہر پٹنہ میں ۱۲۸۵ھ میں ہوا۔

اس تصنیف کا تفصیلی تعارف جناب طلحہ رضوی برق اور جناب احمد بدر صاحبان نے تصوف سمینار منعقدہ خدابخش لائبریری (فروری ۱۹۸۵ء) میں پیش کیا ہے۔

حجۃ العارفین

مصنف : شاہ حیات اللہ منعمی ابو العلائی

کاتب : حسین الدین احمد منعمی (م ۱۹۳۹ء)

سنہ تصنیف: ۱۲۰۴ھ

سنہ کتابت: ۱۳۴۴ھ

اوراق : ۸۴

سطور : ۱۰

خط : نستعلیق خوشخط

سائز : ۱۸×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع: تذکرہ صوفیا

ابتدا : الحمد للہ الذی... ایں فقیر حقیر کمترین درویشان حیات اللہ حسنی المنعمی الابو العلائی نقشبندی چشتی ازدار الخیر اجمیر بشرف زیارت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہٗ مشرف گردیدہ...

خاتمہ: ... پس صفت بندہ وی آمد از حق ولامحال اختیار حق ازلی بود وازاں بندہ محدث وی ازلی فنا راثبات شد و چوں اختیار حق اندر تمام شد...

ترقیمہ: بخط خام فقیر حسین الدین احمد منعمی ابو العلائی نقل شد تاریخ سیزدہم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء

کیفیت: نسخہ ناقص الآخر ہے۔ غالباً پیش نظر نسخہ جس نسخے سے نقل کیا گیا ہے وہ بھی ناقص الآخر یا نامکمل تھا کیوں کہ کاتب نسخہ ہٰذا نے بھی یہ تحریر لکھ کر اس نسخے کو ختم کیا ہے کہ "کتاب حجۃ العارفین تصنیف حضرت شاہ حیات اللہ منعمی ابو العلائی تا ہمیں جا نوشتہ بودند تمام شد"

مصنف شاہ حیات اللہ منعمی سید شاہ حسن علی قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ سلسلۂ منعمیہ ابو العلائیہ سے منسلک تھے۔ اسی مناسبت سے انھوں نے حضرت سیدنا امیر ابو العلا قدس سرہٗ نیز ان کے خلفاء وصاحبزادگان کا تذکرہ ترتیب دیا ہے۔ ان کے علاوہ سلسلۂ منعمیہ کے اجل صوفیوں مثلاً حضرت مخدوم منعم پاکباز قدس سرہٗ (م ۱۱۸۵ء) حضرت شاہ حسن علی قدس سرہٗ (م) حضرت حسن رضا قدس سرہٗ (م) وغیرہ کا بھی

بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

آخری صفحہ پر کاتب مذکور کی اس تصنیف کے متعلق یہ یادداشت درج ہے:

"میں ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ میں اکبرآباد عرف آگرہ پہنچا شعیب محمدیہ لائبریری کی تعریف سن کر دیکھنے کو گیا وہاں کی فہرست میں اس کتاب کا نام دیکھا گیا مگر تلاش سے معلوم ہوا کہ کتاب جلد بندی کے لیے گئی ہے۔ مکان واپس پہنچ کر جناب مولوی سید سعید احمد صاحب مارہروی کی خدمت میں خط لکھا اور حسرت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نقل کا خواستگار ہوا۔ بعدہٗ مجھے بنگال کی طرف جانا پڑا۔ وہاں سے واپس آیا مولوی صاحب ممدوح کا مرسلہ کتاب کا پارسل پایا۔ بغایت مسرت و خوشی حاصل ہوئی اور اسی وقت سے نقل کرنا شروع کیا۔ الحمدللہ کہ باوجود صد افکار ۲۸ جمادی الاول ۴۴ھ سے شروع ہو کر ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ کو نقل کا کام ختم ہو گیا۔ اس درمیان میں چند روز ایسے بھی گذرے کہ ایک حرف بھی لکھا نہ جا سکا۔ بعض جگہ کتاب میں ایسی عبارت تھی جو بہت غور و خوض کے بعد بھی سمجھ میں نہ آ سکی۔ لہٰذا بجنسہٖ نقل کر دی گئی ہے۔ ہیچمدان فقیر حسین الدین احمد منعمی۔"

خوان پر نعمت

مصنف	:	حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری۔
کاتب	:	دلدار علی
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۹۹ فصلی
خط	:	شکستہ
اوراق / صفحات	:	۴۹ ق
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۴ x ۱۵ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف (ملفوظات)
ابتدا	:	الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوۃ علی رسولہ المجتبیٰ محمد المصطفیٰ و آلہ اجمعین اما بعد از شکر خداوند جل وعلا و درود بر مصطفیٰ آنچہ از زبان گوہر نثار و نطق شکر بار مخدوم روزگار شرف الحق والحقیقۃ والدین متع اللہ و المسلمین احول بقامہ بود از تمام اتمام جلد اول ہم از ملفوظ بندگی مخدوم کہ نامش معدن المعانی شدہ است.....
خاتمہ	:	..... شرط عبودیت بجا آوردہ اند نہ آنکہ ..... ایشان بود
ترقیمہ	:	نسخہ خوان پر نعمت از ملفوظات حضرت مخدوم شاہ شرف الحق والشرع والدین کہ بتاریخ ہفتدہم شہر شوال ۱۱۹۹ فصلی بپاس خاطر حضرت شاہ صاحب ہذا..... سخندان شاہ غلام حسین صاحب قبلہ دام اللہ الطافہ واشفاقہ بروز جمعہ باتمام رسید۔

دافع الملحدین

صنف : ابراہیم بن فضل اللہ

کاتب :

ہ تصنیف :

ہ کتابت :

ط : شکستہ بدخط

راق/صفحات : ۸ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

وضوع : عقاید

ستدا : بپاس بیقیاس مرحضرت صمدیت کہ فرستادہ قرآن مجید رابر محمد علیہ السلام بلغت عرب بیان واضح و روشن رہنمائی مومنان را والزام محبت مرکافران را ومنافقان را و درودنا کائنات فخر موجودات رد کنندہ کفر و بدعت و نصب کنندہ علم شریعت کہ نام پاک او محمد است صلی اللہ علیہ وسلم . . . .

اتمہ : . . . چنانچہ امام ... اجل اہل التقوی مولانا ضیاء الدین شبانی را در رسالہ خود فرمودہ است کہ ہر کہ صحبت اہل تصوف کردباید کہ صحبت کسی گیرد قولاً فعلاً ظاہراً و باطناً متابع مذہب وسنت و جماعت بود چنانچہ بندگی حضرت شیخ الشیوخ العالم شہاب الملتہ والشرع والدین السہروردی قدس اللہ تعالی سرہ العزیز در وصیت نامہ خود بدیں . . . . . .

کیفیت : ناقص الآخر۔ مصنف نے ہندستانی مسلمانوں کے باطل عقاید کی اصلاح کے لیے یہ رسالہ تصنیف کیا ہے۔ سبب تالیف کے تحت لکھتا ہے: می گوید بندہ ضعیف نحیف الراجی الی رحمۃ اللہ ابراہیم بن فضل اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ ولحسن الیہما والیہ چوں ایں امیدوار احقر الناس درولایت ہند رسید کہ بعضے مردمان خود را بلباس درویشی آراستہ اند و اعتقاد خود را بر نفاق وضلالت و بدعت گماشتہ اند ..... و بعضے مسلمانان ضعیف عقل را در راہ باطل دعوت می کنند وایں دعوت شیطانی

را ارشادی خوانند و بعضے خلق است معقیدہ برایشان اقتدا می کنند و بالفاظ باطل دریں ولایت
حدود شریعت را خراب می کنند بنابران الفاظ چند برائے رد مذہب ایں زنادقہ اخذہم اللہ تعالیٰ از
کتب معتبرہ جمع کردہ شد و دافع الملحدین نام نہادہ شد۔

درد دل

صنف : خواجہ میر محمدی المتخلص بہ درد

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکست

وراق/صفحات : ۱۴۱ ق

سطر : ۱۳

سائز : ۲۲ × ۱۴ سینٹی میٹر

وضوع : تصوف

بتدا : ثنای بے انتہا درد آفرینی را کہ درد خود را درد دلہای بندگان خویش باداد دلہای بندگان را در راہ درخود نہاد....

خاتمہ : این ختم التصنیفات اسال ارتحال اینعاصی پرمعاصی فقیر خواجہ میر محمدی المتخلص بدرد غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ بنود اگرچہ فارغ آغاز تحریر این ہر دو رسالا اخیرہ کہ متفق باہم شروع شدہ ہا است کہ برادر عزیز دام میراجی فی الدنیا والاخرہ عضد الدولہ القاہرہ شریک امری فی الباطن والظاہر المخاطب بخطاب ظہور ... مرشد زادہ والاگہر محمد میر محمدی المتخلص باثر سلمہ اللہ تعالی وافیر درد دل محرر است یعنی ...آمدنا ینعرب کم و زیادہ تاریخ ہر دو درد دل و شمع محفل است اما خامشی حسن خاتمہ اختتام این شمع محفل در ہمیں شہر صفر سنہ یکہزار و نود و نہ ہجری مقدس طاہرہ توام با سکوت خاتمہ بالخیرے انجام این درد دل سرو مقدر است فللہ الحمد اولاً و آخراً و رجوعی الیہ باطنا و ظاہراً و الحاضر الناظر و ہو الرفیق الاعلی و ہو الناصر۔ تمت تمام شد۔

دستور العمل

مصنف :	سید شاہ قمر الدین حسین منظم آبادی
کاتب :	رضی الدین حسن بتھوی
سنہ تصنیف :	
سنہ کتابت :	۱۲۶۶ھ
خط :	شکست
اوراق صفحات :	۸ ق
مسطر :	۱۵
سائز :	۲۲×۱۴ سینٹی میٹر
موضوع :	تصوف (مکتوبات)

ابتدا : الحمد للہ علی نعمایہ والمنۃ للہ علی آلایہ والصلوۃ علی افضل رسولہ محمد ن المصطفی وآلہ واصحابہ والسلام اما بعد فقرہ چند کہ مرشد برحق وامام دحیم دجاں بوند دین وایمان مظہر یزداں کاشف اسرار ومعانی المتلقب بشاہ فرحت اللہ والمخاطب بحضرت حسن دوست قدس اللہ تعالی سرہ العزیز ورضی عنہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاتمہ : ۔ ۔ ۔ ۔ طریق تصور اسم ذات ارشاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی سرہ یعنی ایں را برزخ ساختہ ۔ ۔ ۔ ۔ بر پارۂ کاغذ برنگ پیلہ (کذا) نوشتہ خیال کند اللہ الف بر دست راست باشد وہر دو لام بر سینہ وشکم وہ پارہ بر دل و پارہ بر دست چپ تصور کند بعدہ الف را مو کند بعدہ لا را بعدہ ہ را محیط تمام وجود کند ۔

ترقیمہ : الحمد للہ والمنۃ بتاریخ بستم شہر ربیع الاول ۱۲۶۶ھ نقل نمودہ شد بقلم رقم عزیز من رضی الدین حسن بتھوی

کیفیت : یہ حکیم شاہ فرحت اللہ المخاطب بہ حسن دوست کریم چکی (المتوفی) کے مکتوبات ہیں جو انہوں نے اپنے فرزندان مریدان ومسترشدان کی تعلیم کے لئے لکھے تھے جسے بعد میں آپ کے خلیفہ سید شاہ قمر الدین حسین منظم آبادی ۔۔ (المتوفی ۱۲۵۸ھ) نے ترتیب دیا ۔

"دستور العمل" میں کل بارہ مکتوبات ہیں جو مختلف لوگوں کو لکھے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔	حکیم مظہر حسین صاحب (صاحبزادہ مصنف)	۳ خطوط
۲۔	عنایت حسین صاحب	۲ خطوط
۳۔	شاہ فضل علی صاحب	۵ خطوط
۴۔	سید معظم علی صاحب فرخ آبادی	۲ خطوط

نسخہ کرم خوردہ ہے لیکن پڑھنے کے لائق ہے۔

دیوانِ حافظ

مصنف : حافظ شیرازی

کاتب : لامعلوم

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۴۷ھ

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق رصفحات : ۱۶۰ ق

مسطر : ۱۳

سائز : ۱۴×۹ سینٹی میٹر

موضوع : دیوان

ابتدا : الایا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا   کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا
بوئے نافہ کاخر صبازاں طرہ بکشاید   زتاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا
بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید   کہ سالک بیخبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا

خاتمہ : چراغ اہل بینش خواجہ حافظ   شاعی بود از نور تجلی
چو در خاک مصلی ساخت منزل   بجو تاریخش از خاک مصلی

ترقیمہ : الہی ہر آنکس کہ اینخط نوشت   عفو کن گناہش عطا کن بہشت
الہی بیامرز ایں ہر ـــــ را   نویسندہ   خوانندہ را
خدایا بہ بخشای خواندہ را   عفو کن گناہ نویسندہ را
تمت الکتاب بعون ملک الوہاب کتاب دیوان حافظ ۱۲۴۷ ہجری

کیفیت : نسخہ کا ہر صفحہ مطلاّ ہے۔ ہر ورق پر سید منیر الدین خواہش عظیم آبادی کی ایک فارسی رباعی شاعر کی تحریر میں ہے
رائی کہ خلاف دم مرشد و پیر است   گو صورت راست مظہر تاثیر است
زنہار ازاں راہ مرو ای خواہش   ایں حیلۂ شیطانی ہمہ تن تزویر است

رسالہ جنونیہ

مصنف : لامعلوم

کاتب : "

سنہ تصنیف : "

سنہ کتابت : "

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۴ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۴×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : ..... را در میان نیا بد بات کی بات خرافات کی خرافات یعنی جای سخن سخن است وجای خرافات خرافات است معنیش آں باشد کہ نزدیک عارف ہر سخن کہ عوام الناس ظاہر می شود خواہ نیک خواہ بد ایشاں ہمہ راست می شوند .....

خاتمہ : دعشق بفضل مولی می شود دریں محل عزیزی گفتہ است ؎

بوالعجب صورت ست صورت عشق ؞ جا مصحف در ویک آیت نیست

عشق را بوحنیفہ درس نگفت ؞ شافعی را در روایت نیست

جنبل از راہ عشق ہجرت است ؞ سالک آگاہ ایں حکایت نیست

ترقیمہ : تمت ایں رسالہ المساۃ بہ جنونیہ۔

کیفیت : یہ نسخہ ناقص الاول ہے۔ اس تصنیف میں اردو محاوروں کی صوفیانہ تشریح فارسی زبان میں کی گئی ہے۔ اغلب ہے کہ یہ نسخہ بھی ۱۱۶۸ھ کا کتابت شدہ ہے کیوں کہ یہ سلک السلوک، گنج مجلس اور رسالہ دوازدہ امام کے ساتھ مجلد ہے اور ایک ہی کاتب کی تحریر ہے۔

رسالۂ دوازدہ امام

مصنف	:	لامعلوم
کاتب	:	"
سنہ تصنیف	:	"
سنہ کتابت	:	"
خط	:	نستعلیق
اوراق/صفحات	:	۲ ق
سطر	:	۱۵
سائز	:	۲۵×۱۶ سینٹی میٹر
موضوع	:	تذکرہ
ابتدا	:	دانستن حقیقت دوازدہ امام والقب ایشاں کہ بکدام ماہ وبکدام سال وکدام روز متولد شدہ اند وچند سال عمر ہر امام بودہ است وہر امام راچند فرزندان بودہ وامامت ہر امام چند سال بودہ وترتیب ایشاں چہ نوع بودہ......
خاتمہ	:	... امام ششم امام جعفر صلوٰت اللہ علیہ.... مادر ایشاں بی بی افزون بنت قاسم تولد امام درماہ ربیع الاول ومدۃ عمر امام شصت سال بود وفات امام درماہ شوال بودہ وقاتل ایشاں ابوجعفر....
کیفیت	:	نسخہ ناقص الاخر ہے صرف ۲ اوراق ہیں بقیہ اوراق غائب ہیں۔ پیش نظر دو اوراق میں امام ششم تک کا ذکر ہے۔ سنہ کتابت غالباً ۱۱۸۶ھ ہے کیوں کہ اسی جلد میں سلک السلوک پنج مجلس وغیرہ بھی شامل ہیں اور سبھی ایک ہی خط میں ایک ہی کاتب کے قلم سے ہیں لہٰذا سلک السلوک کے سنہ کتابت کو بنیاد بنا کر پیش نظر تصنیف کا سنہ کتابت بھی ۱۱۶۸ھ قرار دیا جا سکتا ہے۔

رسالہ دہ قاعدہ

مصنف: میر سید علی ہمدانی

کاتب:

سنہ تصنیف:

سنہ کتابت: ۱۱۴۰ھ

اوراق : ۴

سطور : ۲۱

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : حمد و ثنائے نامنتہائے پروردگاری را کہ استحکام قواعد اسلام طالبان سعادت ملکوتی گردانید۔۔۔۔

خاتمہ : ۔۔۔۔چوں آب در درخت شجرہ انسانی خشک گشتہ و بر شاخ اخلاص۔۔ شگوفہ ایمان ندیدہ و از لذات وحلاوت میوہ حکمت و ولایت محروم ماند۔

ترقیمہ : تمت رسالہ دہ قاعدہ حضرت میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز العاقبت بالعافیت بتاریخ چہارم صفر ۹، روز یکشنبہ بوقت نماز ظہر موافق ۱۱۴۰ھ نبوی باستعجال تمام۔

رسالہ ذکر قلندریہ

مصنف : عبدالرسول

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق/صفحات :

سطر : ۱۱

موضوع : تصوف (اذکار و اشغال)

ابتداء : ایں رسالہ ایست دربیان اذکار و افعال و مراقبات قلندریہ چوں طالب خواہد کہ اذکار شروع کند دو رکعت نماز نفل بہ نیت وصول معرفت الٰہی ادا کند ....

: ..... مراقبہ صدای ہویت آنست کہ بیک آوازیست کہ ہمیشہ جاریست بطرزیکہ مرشد فرماید و استعمال نماید بکمال خود را دراں محو نماید فیبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام و تمیع اسرار کشف می شود و ذکر غوثیہ بطرزی کہ مرشد فرماید بعمل آید۔

: رسالہ ذکر قلندریہ از شاہ عبدالرسول من خلفاء قطب العارفین حضرت شاہ مجتبیٰ قلندریہ لاہوری المعروف بشاہ مجا بند حضرت شاہ حافظ ابوالفیض الیاسوی قدس سرہٗ رسیدہ۔

رسالہ رمل

مصنف : محمد بن حیدر رمال شیرازی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ تصنیف :

اوراق : ۴۷

سطور : ۱۵

سائز : ۱۵×۲۱ سینٹی میٹر

خط : شکستہ

موضوع : علم رمل

ابتدا : الحمد للہ الذی لم یزل ولایزال ولایتغیر غیر الحال الی الحالۃ.... وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا چنیں گوید مولف رسالہ ومترجم الفاظ نامرین محمد بن حیدر رمال شیرازی کہ باشارت سید النافخر آل طٰہٰ ویٰسین سید معین العلوی آدام اللہ سیادتہ ایں مختصر در قلم آمد۔ ......

خاتمہ : .... وقاضی رمل خوانند وخانہ شانزدہم عاقبت العاقبت گویند وشمارند۔

رسالہ علم نجوم

مصنف :

کاتب : غلام علی شاہ

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۹۲ھ

اوراق : ۸۳

سطور : ۱۴

سائز : ۲۲×۱۵ سینٹی میٹر

خط : شکستہ

موضوع : نجوم

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ بداں کہ ایں رسالہ است مجموعہ در بیان علم نجوم دوازدہ برج و ہفت کواکب و بیان دریافتن آفتاب و ماہتاب کہ کدام برج است ....

خاتمہ : .... ہفتاد سالگی بود چوں ازیں خطر ما بگذرد عمر او ہفتاد سال برسد و اورا باید کہ بے نام خدائے تعالیٰ و بے تعویذ نباشد تا از ہمہ بلاہا ایمن شود و آں تعویذ مکرم اینست بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم .... برحمتک یا ارحم الراحمین

ترقیمہ : تمام شد کتاب ہٰذا بخط خام عاصی پر معاصی فقیر غلام علی شاہ سرگروہ سنگ سیاہ حضرت شرف الدین احمد بہاری متمقام صوبہ بہار ضلع گیاجی پرگنہ تحریر فی تاریخ ششم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ ۱۲۹۲ھ۔

رسالہ قطب الاقطاب حضرت مخدوم شیخ جمال الدین احمد ہانسوی قدس سرہٗ

مصنف : شیخ جمال الدین احمد ہانسوی

کاتب : سید محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۵۵

خط : شکستہ

اوراق رصفحات : ۵ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : رسالہ بندگی حضرت ملک المشائخ قدوۃ العالمین سراج العارفین برگزیدہ حضرت رب العالمین شیخ جمال الحق والشرع والدین الہانسوی قدس اللہ سرہ العزیز بداں عصمک اللہ حفظک فی الدارین کہ اول مرتبہ را شریعت است وشریعت درخت است . . .

خاتمہ : وچوں ایں مقدار بکند اورا از غافلان نہ باشد واورا از حاضران شمارند وبعد از نماز گفتن صورت جا ترآن کہ آمدہ است بخواند ودر قوت القلوب طلب کند وایں دعا بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ثبتنا بھذہ الطریقۃ والشریعۃ دائما الی الاخرۃ عمرہ با الاخلاص والعصود شاکرا لانعمہ واجتبہ دھوالی صراط المستقیم والحمد للہ رب العالمین .

ترقیمہ : رسالہ قطب الاقطاب حضرت مخدوم شیخ جمال الدین احمد ہانسوی قدس سرہ العزیز روز دوشنبہ بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی در مقام مرشد آباد در صوبہ علی وردی خاں بہادر مرقوم شد اگر خطا وسہو شدہ باشد معاف فرمایند۔

رسالہ مفتاح الاسرار

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : یازدھم شہر ذی قعدہ ۲۰ از جلوس میمنت مانوس محمد شاہ بادشاہ غازی

اوراق : ۱۴

سطور : ۲۳

سائز : ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بداں ای عز
باتمیز کہ ایں رسالہ الیست بر پنج اصل ...

خاتمہ : ... چنانچہ خلاف شرع گفتہ اند ما نیز نمی گوئیم حضرت مولوی معنوی در مثنوی جواب ایشاں دادہ اند ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر

کیفیت : اس رسالے کو پانچ فصول میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر فصل کو "اصل" کا نام دیا ہے۔

اصل اوّل : دربیان ذات وصفات حضرت حق تعالیٰ

اصل دوم : دربیان اثبات کمالات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اصل سیوم : دربیان توحید و تصوف و معرفت

اصل چہارم : دربیان شطحیات

اصل پنجم : دربیان تحقیقات کشف والہام و معارف و اسرار کہ سالکان را روی می نماید۔

رسالہ مکتوب دربیان توحید

مصنف	:	نظام احمد بدایونی
کاتب	:	سید عظیم الدین احمد
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۵۶ھ
خط	:	شکستہ بدخط
اوراق/صفحات	:	۱۰ ق
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۳×۱۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا	:	مکتوب دربیان توحید برادرم شیخ حسام الدین دام شفقۃٗ از نظام احمد بدایونی دوست دار عالم مطالع فرمایند بسم اللہ الرحمن الرحیم کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف چوں سلطان عشق خواست کہ پردہ جمال از روئے خود بردارد .....
خاتمہ	:	چنانچہ در کلام مجید فرقان حمید می فرمایند قولہٗ تعالیٰ واذا رأیت ثم رأیت نعیماً وملکا کبیرا عالیھم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ وسقاھم ربھم شرابا طھورا ۔ ایں آیت در سورہ دہر در سپارہ تبارک الذی تمام شد۔

رسالہ وجودیہ

مصنف : شیخ فرید الدین عطار

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۰ھ

اوراق : ۲

سطور : ۲۱

سائز : ۲۱×۱۲½ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : بداں ایں طالب من عرف نفسہ فقد عرف ربہ پروردگار جہانیاں وجود آدمی را چہار عنصر آفریدہ است....

خاتمہ : .... چوں بروح انسانی جمالیت گشت بعینہ نور علی نور گشت پردہ درمیاں حائل گشت قولہ تعالی یہدی اللہ بنورہ من یشاء الی صراط المستقیم۔

ترقیمہ : تمام شد رسالہ وجودیہ از گفتار شیخ المشائخ شیخ فرید الدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ سیزدہم شہر صفر ۹ جلوس محمد شاہ بادشاہ غازی روز شنبہ بوقت یک و نیم پاس روز گذشتہ موافق ۱۱۴۰ھ نبوی۔

زنبیل قلندریہ

مصنف : ندارد

کاتب : ندارد

سنہ تصنیف : ندارد

سنہ کتابت : ندارد

خط : شکستہ

اوراق رصفحات : ۹۱ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۴x۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ علے نعمائہ والصلوۃ والسلام علے محمد زبدۃ المرسلین وانبیائہ بعد از حمد وتحیات پس از درود حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ......

خاتمہ : ..... ہمہ اشیا ظاہر گردد وصورت اشیا در نظر نہ آید بلکہ در ہر مظہر جمال اسرار اللہ بگشاید و در ہر ذرہ ذرات نور .... نماید ایں عزیز۔.....

ترقیمہ : ندارد

کیفیت : کرم خوردہ، درمیانی چند صفحات آتش زدہ وناقص الآخر سلسلۂ قلندریہ کے افکار واشغال سے بحث کی گئی ہے۔

سلک السلوک

مصنّف : ضیاء نخشبی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۶۸ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۱۱۸ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۵×۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : حمدی کہ از عطر روایح او ارواح اولیا معطر گردد مر احدی را تعالیٰ و تقدس کہ اولیای او در ردا عزا و کسی نتوانند شناخت کہ اولیای تحت قبای لا یعرفہم غیری و مدحی کہ از نسیم بخور او اشباہ اتقیا شود......

خاتمہ : خفتگان خواب غفلت را انتہای کرامت کن و برہنگان عالم جہالت را خلعت کرم علم و طاعت بپوشان تشنگان بادیہ ضلالت را شربت لطف خود نوشان بحق النبی الہاشمی و آلہ الطاہرین الطیبین اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترقیمہ : تمام شد بعون اللہ تعالیٰ نسخہ از مولفات ضیاء نخشبی رحمۃ اللہ علیہ مسمیٰ بسلک السلوک بتاریخ غرہ شہر شعبان المعظم سنہ ۱۱۶۸ھ ہجری روز سہ شنبہ۔

کیفیت : صوفیانہ مسائل کو "سلک" کا عنوان دے کر بیان کیا ہے اور مکمل کتاب کو ۱۵۱ "سلک" میں تقسیم کیا ہے۔

سیر نینی تال

صنف	:	محمد قاسم داناپوری
اتب	:	" " "
ہ تصنیف	:	۱۲۶۹ھ
ہ کتابت	:	"
ط	:	نستعلیق
راق/صفحات	:	۶ ق
طر	:	۱۳
ائز	:	۲۴×۱۶ سینٹی میٹر
ضوع	:	سفرنامہ
تدا	:	ہیچمدان کمیچ زبان محمد قاسم داناپوری این چند فقرات مزخرفات را کہ مشتمل بر بعضے از حالات نینی تال است نہ بامید تحسین و پسندگی بل محل نظر ظرافت و خندگی بہ بزم ارمغان این کوہستان نقل منزل احباب ظرافت پسندی نماید۔ ....
اتمہ	:	... نیم بار زنار ہر گردن مسلمانان بندند جادو گرانند کہ بیک گردش چشم سحر ساز زہد صد سالہ زاہدان را غارت برند خون عشاق در این جا سبیل است قتل آنان بے برہان و بے دلیل است مگر باوجود چندیں تماشای غریب لطیف خاطر بیچوں ما افسردہ دلان در این جا اصلا نمی چسپید سبحانہ تعالی اجل تر ازیں امقر حیوانات بعمارات فائز گرداناد بحق محمد و آلہ الامجاد
یفیت	:	مصنف کی دیگر تصنیف "انشاء فرمان علیم" کے ساتھ یہ نسخہ بھی مجلد ہے اور دونوں کی تحریر ایک ہی تسلسل میں ہے۔ لہٰذا قرین اغلب ہے کہ "سیر نینی تال" کا سنہ تصنیف و کتابت بھی ۱۲۶۹ھ ہے۔

اس سفرنامہ میں نینی تال کی جغرافیائی کیفیت کے علاوہ وہاں کی تہذیب و ثقافت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شرح تحفہ مرسلہ

مصنف : عبد الغفور

کاتب : احتشام الدین احمد منعمی

سنہ تصنیف : ۹۹۹ھ

سنہ کتابت : ۱۳۴۵ھ

اوراق : ۲۶

سطور : ۱۰

سائز : ۱۸ × ۱۶ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق خوشخط

موضوع : تصوف

ابتدا : ثنا بسیار و سپاس بے شمار مر کردگار برا کہ بالہام ربانی از ہار دانوار باغستان معانی و لالہ زار اسرار نہانی بر سر ابروضا رعارفان خود باز کرد ...

خاتمہ : ... در تحصیل این مطلوب بکوشد شاید کہ توفیق موافق آید و سعادت مساعد نمایدتا عروس این اسرار از چہرہ خود برقع کشاید۔

ترقیمہ (اولیٰ) : تمت ترجمۃ الرسالۃ حامداً و مصلیا فی سنۃ تسع و تسعین و تسعمایۃ۔

ترقیمہ (ثانیہ) : الرسالۃ المتبرکۃ المسمی بالتحفۃ المرسلۃ بوقت چاشت روز پنجشنبہ دوازدھم ماہ ربیع الاول ۲۷ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہٗ در عہد صوبہ داری زین احمد خاں ہیبت جنگ المکو کاتبہ احقر العباد محمد شائع ساکن موضع نعمت پور عشری عملہ پرگنہ پھلواری سرکار و صوبہ بہار۔

ترقیمہ (ثالثہ) : نقل کالاصل بقلم احتشام الدین احمد منعمی ابوالعلائی بتاریخ ۲ شوال المکرم ۱۳۴۵ روز چہارشنبہ اختتام یافت۔

علامات قیامت

مصنف : نامعلوم

کاتب : محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق صفحات : ۲۹ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : عقاید

ابتدا : دما اخبر النبی علیہ الصلوات والسلام ومن اشراط الساعۃ من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربہا نہو حق" وآنچہ خبر کردہ است.....

اختتامیہ : علیٰ عن الفقیر الجامع الحقیر خادم الفقرا وملاذ الصلحاء المنتسب بین الانام بارباب... ...... بمطالعۃ کتب الفقہ والاحادیث والتفاسیر الداعی بالخیر المسلمین ہ برہان المسکین حشرہ اللہ فی زمرۃ العرفاء الواصلین آمین یارب العالمین اللہم اجعل سعی مشکورا وعملی مقبولا ولا تجارتی بنور بنور فضلک وکرمک یاکریم یا غفور یاغفور یاغفور

ترقیمہ : تمام شد رسالہ مسمی علامات قیامت فی التاریخ یازدہم بوقت اشراق روز دوشنبہ شہر شعبان المعظم ۱۱۵۵ھ یکہزار ویکصد وپنجاہ وپنج ہجری بخط اضعف العباد پای خاک درویشان محمد عظیم الدین ولد سید محمد پناہ بن سید محمد قابل بن سید محمود بن سید عبدالرسول قوم سادات حسینی قصبہ پروا سرکار حسار در ۲۶ جلوس والد محمد شاہ بادشاہ محمد غازی خلد اللہ۔

قصاید سعیدی

مصنف : مولا محمد سعید عرف مولوی بخشو عظیم آبادی

کاتب : وارث علی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۷ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۶×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : نظم (قصیدہ)

ابتدا : سحر گل بسر افسر زر نشیند　　بہ تخت چمن ہمچوں قیصر نشیند
بوار غوان کردہ گلگوں سراپا　　بصحن گلستاں چو دلبر نشیند
گل جعفری نوع رساں بہ بستاں　　سحر خلعت شرح در بر نشیند۔

خاتمہ : ایں بناک انگن اصنام چہ عزای چہ ہبل　　ذات پاک تو بود مخزن ہر علم و عمل
بسکہ بیرون بود اوصاف تو از حد شمار　　گرچہ اکثر بشمارند بتو راست اقل
ہر کرا حسن عقیدت بجنابت نہ بود　　جا دہندش بجہنم بمقام اسفل

: قصاید فارسی مولانا محمد سعید عرف مولوی بخشو عظیم آبادی قدس سرہٗ در مناقب حضرت علی علیہ السلام تمام شد۔

: مصنف کے سلسلے میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ غالباً "نگارستان چین" اور "قصاید سعیدی" ہر دو کے مصنف ایک ہی ہیں۔ "انساب شرفی" "نگارستان چین" اور "قصاید سعیدی" تینوں کتابیں ایک ہی جلد میں ہیں۔ کتابت اسقدر خوشخط ہے کہ اس نسخہ پر مطبوعہ کا شبہ ہوتا ہے نیز اس کے مطبوعہ ہونے کو تقویت کاتب کی اس تحریر سے بھی ہوتی ہے جو اس نے ہر نسخوں کے سرورق پر لکھا ہے۔ "در مطبع منشی محمد منیر شہر گھاٹوی طبع شد" حالانکہ ان تینوں میں سے کوئی تصنیف بھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی شہر گھاٹی میں اس نام کا کوئی مطبع تھا۔ یہ کاتب کی اپنی جدت ہے۔

کشف المحجوب

مصنف : علی بن عثمان الغزنوی الہجویری

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۳۲ء

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۵۹ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۴×۱۲ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین،
بدان ای عزیز ارشدک اللہ تعالی کہ صوفیان کہ قائلین بوحدۃ وجود اندکہ بذوق و وجدان چنین یافتہ
اندوبرین عقیدہ داشتہ اندکہ....

خاتمہ : ......مات انا فنقلیۃ تمتواموا آ ایل احیاء پس حیات ابدی اندر قرب سرمدی بیدل روح پایند۔

: تمت کشف المحجوب فی علوم تصوف شنبہ ۱۲۳۲ ہجری در دارالسلطنت لاہور قریب مسجد وزیر خاں
ورق تمامی نوشتہ شد فی ماہ محرم الحرام۔

کشکول کلیمی

مصنف : شاہ کلیم اللہ

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف : ۱۱۰۱ھ

سنہ کتابت : ۱۲۷۰ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۴۵ ق

سطر : ۱۵

سائز : ۲۲×۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ ربہ علیہ والصلوٰۃ من ... بعد کشکول کہ لطیفہ ربانیہ را خوب بجنبد و نفس ناطقہ را قوت دہد و در پیکر اسلام مجازی روح ایمان حقیقی در دمد و مرد کان طبعت را حیات جاودانی ارزانی دارد...

خاتمہ ...... قلم برداشتہ بودم و ہنوز بعضے اطوار در کتم توقف ماندہ... اگر اشارہ .... شود و از ذکر آں ہم چارہ نیست۔

ترقیمہ : کان ذالک فی...... ذی الحجہ ۱۱۰۱ھ الف واحدی مایہ من الہجریہ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی ایں چند ورق را از یدی طالبان کامل کوش...... محفوظ و میمون دار بحرمت سید الابرار و آلہ الاطہار و اصحابہ الکبار صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین الیٰ یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

ترقیمہ دوم : للہ الحمد والصلوٰۃ والسلام بر محمد و آلہ العظام

چار شنبہ ز روز چار دھم بود ماہ جمادی الثانی ہم

سن ہزار و دوصد مزون ہفتاد بود از ہجری کین تمام افتاد

کشکول ایں رسالہ است علم رضی الدین حسن نمودہ رقم

حسب ارشاد مرشد کونین صاحب حال شاہ عطا حسین

باد فیضان او رواں دایم

تا بود جسم و جاں بہم قایم

لطائف اشرفی

مصنف	:	اشرف جہانگیر سمنانی
کاتب	:	سید عظیم الدین
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۵۵ھ
خط	:	شکستہ بدخط
اوراق رصفحات	:	۱۱ ق
سطر	:	۱۹
سائز	:	۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف

ابتدا : بسم اللہ الرحمن الرحیم دیگر برائے کفایت مہمات وجمیع حاجات ازمہمات دنیادی وعلاج بلیات کہ ہیچ دوائی درفع نشود درمیان وسنت وفریضہ نماز بامداد چہل ویکبار سورہ فاتحہ متصل بہ بسم اللہ بخواند البتہ آں مہم بکفایت رسد ....

: ...... ایں ابیات قوالان می خوانند وخود ہم موافقت می کردند حالت درگرفت کہ در ودیوار بجوش آمد بلابل وقماری گلذار بخروش زاواز شیرین بجوش امدند چوں بلبل گلشن خروش آمدند بدست آمدہ ذوق وصال بدم درکشیدن از وجد وحال خرامیدہ سوی حریم نگار سپردہ روان جان شیریں بیار۔

: تمام شد رسالہ لطائف اشرفی ملفوظ حضرت غوث الاعظم رشد الانام حضرت مخدوم سید اشرف جہان گیر السمنانی تاریخ یازدھم شہر رجب المرجب ۲۶ جلوس محمد شاہی ۱۱۵۵ ہجری ......

: یہ لطائف اشرفی کا انتخاب ہے۔

مخ المعانی

مصنف	:	شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ
کاتب	:	شیخ عنایت کریم
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۲۶۹ھ
خط	:	نستعلیق
اوراق/صفحات	:	۱۲۰ ق
سطر	:	۱۶
سائز	:	۲۶ × سنٹی میٹر
موضوع	:	تصوف (ملفوظات)
ابتدا	:	...... پس چوں روز قیامت شود بیاید آں مرغ بگیرد دست حاجب خویش تا کرد گشندہ وی او بزد دی با بہ بہشت انگاہ فرمود از عبد اللہ طرائقی رحمۃ اللہ ثقات.....
خاتمہ	:	در فہم آیات قرآن عظیم افتادہ بود بندگی مخدوم عظمت اللہ بر لفظ مبارک راند کہ گفتہ اند بر ہر آیتی را از آیات قرآن مجید شصت ہزار فہم است واللہ اعلم بالصواب۔
ترقیمہ	:	تمت تمام شد ہذا النسخہ مسمی مخ المعانی بخط خام شکستہ انجام فقیر حقیر شیخ عنایت کریم سلردی پرگنہ .... ضلع بہار بروز یکشنبہ بوقت شب گذشتن دو پہر شب بتاریخ پانزدھم شہر ذی قعدہ ۱۲۶۹ھ بمقام بہار شریف و آستانہ مخدوم الملک قدس سرہ تحریر اختتام یافت۔ فقط۔
کیفیت	:	ناقص الاول

مخ المعانی

مصنف	:	حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ
کاتب	:	شیخ عنایت کریم
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۲۸۴ء
خط	:	شکستہ
اوراق صفحات	:	۱۹۶
سطر	:	۱۱
سائز	:	۱۹×۱۲ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف (ملفوظات)

ابتدا : ..... عالیہ و اشارات شافیہ کہ از زبان گوہر فشان پیر بزرگوار خود شیخ نامدار مظہر آثار سنن طریقہ مغز اسرار حقیقۃ تاج الاولیا سراج الاتقیا سلطان العاشقین برہان المحققین الصالحین حجۃ اللہ علی المسلمین فی الارض شفیع المذنبین احکم حاکمین المصطفوی یوم الارض مرشد الانام الطریق رب العالمین شرف الحق والہدیٰ والدین احمد یحییٰ منیر متع اللہ المسلمین بطول بقایہ در سمع قاصر وفہم ناقص مفہوم و ملفوظ گشت ....

خاتمہ : .... در فہم آیات قرآن عظیم افتاد بود بندگی مخدوم عظمت اللہ بر لفظ مبارک راند کہ گفتہ اند مر ہر آیتی را از آیات قرآن مجید شصت ہزار فہم است واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ : نسخہ ہذا مسمی مخ المعانی بخط خام شکستہ انجام فقیر حقیر شیخ عنایت کریم شکروی پرگنہ سنہرہ ضلع بہار بروز جمعہ بوقت روز بر آمدن دو پہر تاریخ دوازدہم ۱۲۸۴ ہجری۔

کیفیت : ناقص الاول۔ درمیانی چند اوراق کرم خوردہ۔

مراتب ستّہ

نف : مولانا عبدالرحمٰن جامی

اتب : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء)

ہ تصنیف :

ہ کتابت : ۱۳۴۵ھ

اق : ۵

طور : ۱۰

ط : نستعلیق خوشخط

ائز : ۱۸×۱۲ سینٹی میٹر

ضوع : تصوف

تدا : ما فی الوجود الا عین واحدۃ ہی عین حقیقت الحق وجودہ وہو الموجود المشہود وہذا الحقیقت الواحدۃ....

اتمہ : جامی معاد و مبدا ایں وحدت ست و بس ؛ ما درمیان کثرت موہوم والسلام

یمہ (اولیٰ) : تمت ہذہ الرسالۃ المسمٰے بمراتب الستّہ من تصنیف مولوی معنوی مولانا عبدالرحمٰن جامی نور اللہ مرقدہٗ واقع بتاریخ سیوم شہر صفر المظفر سنہ ۲۶ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ خلدہ اللہ ملکہٗ :

یمہ (ثانیہ) : نقل کالاصل بقلم حسین الدین احمد بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ اختتام یافت :

مرآۃ الحقیقۃ

مصنف : شمس الدین محمد ولد شیخ محمد بنیانی الچشتی القادری

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق / صفحات : ۲۶

سطر : ۱۶

سائز : ۱۸×۳۰ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : سپاس رفعت اساس بادشاہ معنی را سزد کہ ظہور و بروز و نور و شہود را در قلوب سالکان صوری و معنوی بصفت جمال و جلال لطف و قہر و رحمت و عظمت مخزون ساخت ......

خاتمہ : او عاشق است و آں کہ منظور است و معشوق است و حق در مہر دو عالم برائے دیدن قدرت خویش تجلی فرمودہ است مصرعہ تا در نظرم آں دگر یار کہ منعم .. وخودی گوید نہ دیگر .....

کیفیت : ناقص الاخر اصل نسخے میں اوراق غائب تھے لہذا پیش نظر نسخے کے نقل کے وقت کاتب نے بھی تین جگہوں پر "چند ورق نیافتہ" لکھ کر جگہ چھوڑ دی۔

مشکلات قدرخانی

مصنف : قدرخان کریم

کاتب : سید محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۶ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۲۴ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۱۳×۲۳ سینٹی میٹر

موضوع : فقہ

ابتدا : حمد بوید وواہب عطایا وغافر خطایا را اجل جلالہ وعم نوالہ وشکرہ مخلد مفتح ابواب مسبب الاسباب را تعالت اسماؤہ وتوالت آلاؤہ وصلوۃ بے حد بر صاحب رایات شریعت وتحیات بے عد بر رافع آیات طریقت رسول مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ وسلم بر آل صاحب مال وصاحب اخیار ومہاجر وانصار الی یوم التسال بعد چنیں گوید........

خاتمہ : ...... مردے بزنے کرد کنیزک مرضے راو نخول با او کرد واین کنیزک باردار شد وولی کنیزک بگفت اگر در شکم تو دختر پس تو آزادہ بعدہ شوہر برگ گر دختر بزاید میراث برد او دختر او زیرا چہ او حرگشت او دختر او شراز حرمیراث برد اان اگر فرزند بزاید باقی ماند مرفوق چنانچہ بود وبندہ از حرمیراث نبرد۔

ترقیمہ اول : این زواہر عجائب واین جواہر غرایب در بست چہارم ماہ مرقوم گشت حق سبحانہ وتعالی مؤلف را عاقبت خیر گرداند و در دین و دنیا او را بمنتہائ رساند وصاحب کتاب را یعنی قدرخاں کریم را مملکت جہان وسلطنت دوران روزے بعد بحرمت النبی والہ الامجاد۔

ترقیمہ ثانی : تمام شد رسالہ قدرخانی فی التاریخ ہفتدہم شہر شوال روز پنجشنبہ بوقت ظہر ۱۱۵۶ھ یکہزار یک صد و پنجاہ و شش ہجری بخط اضعف العباد خاکپای درویشان سید محمد عظیم الدین ولد سید محمد پناہ

بن سید محمد قابل بن سید محمود بن سید عبدالرسول قوم سادات حسینی سکنۂ قصبہ بروالہ سرکار حصار درسنہ ۲۶ جلوس والا محمد شاہ بادشاہ غازی خلدہٗ ملکہ۔

کیفیت : روزمرہ اور ضروریات زندگی کے مسائل کو سوال و جواب کے طرز پر پیش کیا گیا ہے۔ سوال کا انداز چیستانی رکھا گیا ہے۔ مثلاً "بی" سوال مردی در نماز درآرد و خندہ قہقہہ کرد وضو او نہ شکست موجب این چگونہ باشد۔

۱۔ دو مرد نمازی گزارد و ہر یکی پیراہن باجیب پوشیدہ و ہر دو بے آزار بودند نماز یکے درست و نماز دیگرے درست نہ۔

۲۔ اگر مردے دو ہزار درم دارد از ہزار درم زکوٰۃ داد بعدہٗ دیگری دعوی کرد بریں مرد کہ ایں ہزار درم ازاں من است و استحقاق آورد آں زکوٰۃ ازیں درم کہ باقی ماندہ است باشدیا نہ۔

مطالع الانوار فی معرفت الآثار و ترجمۃ الاخبار

صنف :

کاتب :

نہ تصنیف :

نہ کتابت :

ط : شکستہ

راق/صفحات : ۳۲ص

سطر : ۱۷

سائز : ۲۳×۱۱ سینٹی میٹر

وضوع : سیرۃ

تدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین ضعف ترین بندگان حضرت ربانی مفیف الامانی کاشانی بدروانی بلغہ اللہ الی اتعلا الامانی چنیں گوید......

خاتمہ : خداوندا گر دریں کیفیت نبوت مصطفیٰ وقصہ رسالت نبوی وبیاں اخبار اخروی سہوی وخطای وغلطی معرض شدہ باشد بذیل عفو ودامن مغفرت بپوشی ودر عقوبت ایں گناہ گار مکوشی۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ مطلع الانوار بعون الملک الوہاب۔

معمولات اشرف

مصنف : سید شاہ مطا حسین فانی گیاوی۔

کاتب : 〃 〃 〃

سنہ تصنیف : ۱۲۶۰ھ

سنہ کتابت : ۱۲۶۳ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۵۰ ق

سطر : ۱۱

سائز : ۱۹ × ۱۰ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف۔

ابتدا : تمہید مقال بتوحید حضرت ذو الجلال کہ از نسبت وحدت آگاہ گردانید و تسوید کلام بتمہید و صلوٰۃ حضرت محمد علیہ السلام کہ از سلوک و ادراک برمز نیک آشنا کردہ از لفظ نفی لا الٰہ باثبات الا اللہ رسانید...

خاتمہ : .... و حضرت رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ و سلام فی الما ہر کہ درود بکثرت بمن فرستد از وہمکلام مشوح او از مقربین من گشت از بسیاری ذکر و صلوٰۃ رابطہ حق تعالیٰ و حضرت نبینا محمد خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم حصول آید اللہ تعالیٰ بایں منزلت رساند۔

ترقیمہ اولیٰ : اتمام کلام بافضال حضرت ذو الجلال و الاکرام بامداد حضرت نبینا محمد جمال باکمال علیہ الصلوٰۃ والسلام در ایام سبع عشرین شہر الصیام اثناستین و مائتین والف عام اد تعالیٰ عزیزان را و مسترشدان را و خلفائی عظمای را ازیں صدف و گوہر معنی دامن طلب پر گرداند آمین ثم آمین۔

ترقیمہ ثانیہ : اختتام ایں کتاب بروز جمعہ بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاولی ۱۲۶۳ھ ہجری در اشرف البلاد اکبر آباد محلہ پیل منڈی بدولتخانہ عزیز از جان خواجہ غلام غوث ابو العلائی المنعمی القمری یافت از دست خاکسار خاکساران آفاق مطا حسین المشہر عبد الرزاق ابو العلائی المنعمی العشقی القمری۔

کیفیت : نے یہ رسالہ اپنے خلیفہ مولوی سید عبد الفتاح المشتہر میر اشرف علی حسینی (بمبئی) کی تعلیم کے لیے تحریر

کیا ہے۔ بپاس خاطر زکی الطبیعت زبدۃ السالکین طریقت مقبول حضرت لم یزلی سید الخلفا مولوی سید عبد الفتاح المشتہر میر اشرف علی حسینی تحریر نمودہ ایں کتاب را معمولات اشرف موسوم کرد۔"

مصنف نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر دو حصوں کو "صدف" کا عنوان دیا ہے پہلے صدف میں تمام نوافل نمازوں کا ذکر ہے۔ صدف دوم میں اذکار واشغال کا بیان ہے جسے سترہ مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کو "گوہر" کا نام دیا ہے۔ گوہر اول دربیان اذکار ابتداذکر نفی اثبات گوہر دوم دربیان پاس انفاس، گوہر سوم دربیان مراقبات گوہر چہارم دربیان قلوب گوہر پنجم دربیان لطائف سبعی گوہر ششم دربیان کیفیت گوہر ہفتم دربیان نسبت گوہر ہشتم دربیان انوار گوہر نہم دربیان اذکار گوہر دہم دربیان مقام ملایک مقرب کہ در عالم صغیر است گوہر یازدہم دربیان سماع گوہر دوازدہم دربیان وجد وحال وشورش گوہر سیزدہم دربیان خطرات گوہر چہاردہم دربیان فنائیات گوہر پانزدہم دربیان تجلیات گوہر شانزدہم دربیان ہفت مراتب گوہر ہفدہم دربیان تعلیم وتربیت یاران وتوجہ دادن ومعانقہ نمودن ورابطہ۔

معمولات اشرف

مصنّف : سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی۔

کاتب : رضی الدین حسین بیتھوی۔

سنہ تصنیف : ۱۲۶۰ھ

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق صفحات : ۶۸ ص

مسطر : ۱۳

سائز : ۲۲ × ۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : تمہید اینمقال بتوحید حضرت ذوالجلال کہ از سروحدت آگاہ گردانید و تسوید کلام مجید و صلوٰۃ حضرت نبینا محمد علیہ السلام کہ از سلوک ادراک برمزولاک اشنا کردہ از لفظ لاالہ باثبات الااللہ رساند۔

خاتمہ :

ترقیمہ :

کیفیت : نسخہ کافی کرم خوردہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں ایک صفحے پر مولانا روم کی ایک فارسی غزل اور سید شاہ نظام الدین احمد کافی گیاوی (نبیرۂ مصنف) کی دو اور غزلیں ہیں۔ شمس تبریزی کی فارسی غزل کا مطلع؎

مالک الملک لاشریک لہٗ وحدہٗ لاالہ الا اللہ

مقطع شمس تبریز گر صدا صدا خوش بگو لاالہ الا اللہ

کافی گیاوی کی پہلی غزل کا مطلع ہے

بہار خلد بر روئے محمدؐ شمیم جاں فزا روئے محمدؐ

مقطع: پس اے کافی جا ادب — کہاں نور اور کہاں روئے محمد

دوسری غزل کا مطلع ؎

دیکھتے ہیں دلدار کو آتے جاتے — کل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے

مقطع: کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے — لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

آخری صفحہ پر مغربی کی ایک فارسی غزل کے چودہ اشعار درج ہیں جس کا مقطع ہے ؎

چو خود ...... مغربی را — چرا سرمست رندان آفریدند

مکتوبات بست وہشت

مصنف	:	شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری ؒ
کاتب	:	شیخ عنایت کریم
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۳۸ ق
سطر	:	۱۵
سائز	:	۲۲x۱۴ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف (مکتوبات)

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین اما بعد، این چند مکتوبات مرغوب کہ تحریر پیوست آنست کہ در مدت بست پنج سال کہ شیخ الاسلام شیخ شرف الحق والشرع والدین ملایم عرایض شیخ مظفر مرحوم جواب عرایض ارسال می فرمودہ۔۔۔۔

خاتمہ : ۔۔۔۔ برای آمدن مولانا تقی الدین کاغذی نبشتہ بود نظر در پدری ہمچناں است البے چارہ چند کاہی خون خوردہ است استعداد بسیار آں ہم کردہ ہمت ضائع شود اور را بگذارند در کارہای کہ خود اندایشاں را در آرند ایں معلوم است برای رستم طاقبہ مالیدہ طلبیدہ بود فرستادہ شد است عاقبت وخاتمت بخیر باد والسلام۔

ترقیمہ : تمام شد مکتوب حضرت مخدوم شیخ شرف الدین منیری قدس اللہ سرہ العزیز بخط خام بندہ فقیر حقیر شیخ عنایت کریم ساکن موضع سولا تحریر یافت۔

مکتوبات حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی

صنف : شیخ عبدالقادر جیلانی رح

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۷۰ھ

خط : شکستہ

وراق/صفحات : ۲۴ ق

سطر : ۱۱

سائز :

وضوع : تصوف (مکتوبات)

بتدا : درترنم آید وبیران اشتیاق درکونین سر بر شعلہ برزند واطیار افکار وقضای عظمت از عایت طیران بے پرشود ومخول عقول در بوادی معرفت پے گم گشد.....

خاتمہ : ...... لہا طائع نضیدً رزقا للعباد جملہ سرسبز وبارور گردد وغوامض اسرار واحینا بہ بلدۃ ..... از پردہ کتمان ظہور انجامد واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کیفیت : پہلا ورق غائب ہے۔ کل اٹھارہ مکتوبات ہیں۔ متن کی عربی عبارتوں کا ترجمہ خفی حروف میں حاشیہ پر درج ہے۔

مکتوبات حضرت مخدوم شاہ حسن علی

مصنف	:	مخدوم شاہ حسن علی
کاتب	:	
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	
خط	:	شکستہ
اوراق/صفحات	:	۲۳ ق
سطر	:	۱۶
سائز	:	۲۴×۱۵ سینٹی میٹر
موضوع	:	تصوف
ابتدا و خاتمہ	:	نسخہ نہایت ہی کرم خوردہ ہے۔ اسلیے تحریریں پڑھی نہ جاسکیں۔

مکتوبات صدی

مصنف : حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ

کاتب :

سنہ تصنیف : ۷۴۷ھ

سنہ کتابت :

خط : شکستہ آمیز نستعلیق

اوراق صفحات : ۹۳ ق

مسطر : ۱۵

سائز : ۲۴ × ۱۶ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف (مکتوبات)

ابتدا : سپاس بے پایان ستایش فراوان مرحضرت پاک خداوندی را کہ دلہای عارفان را بانوار مشاہدۂ جمال با کمال و مکاشفہ جلال لایزال آراستہ کردانید و ہمہ وقت در نظارہ عجایب و غرایب اسرار الہٰی مستغرق و مدہوش داشت.......

: برادر اعز الدین زین اللہ تعالیٰ ظاہرہ و باطنہ سلام و دعا از کاتب حروف.......

: نسخہ ناممکمل ہے۔ صرف ۳۸ مکتوبات ہیں۔

مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

مصنف : حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

کاتب : سید محمد عظیم الدین

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ بدخط

اوراق/صفحات : ۵ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳×۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کہ بحضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ نوشتہ بودند کہ برادرم بداں کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در صحن مسجد تشنہ بودند........

خاتمہ : ...مُوتُوا... قَبلَ اَن تَمُوتُوا استقامت گرفت اے برادر عزا آنچہ بنار اسلام حقیقی بود کہ بزبان بقا واصل شود و واصل بحق گردد و نیز آں آیات خبر دادہ حق سبحانہ تعالی توفیق دہد تا سعادت ابدی حاصل نماید..........

ترقیمہ : تمام شد رسالہ مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی در سنہ ۲۶ جلوس والا سنہ ۱۱۵۵ھ۔

نسخہ سعدالدین کاشغری

مصنّف : سعدالدین کاشغری.

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ

اوراق / صفحات : ۶ ص

سطر : ۱۶

سائز : ۲۳ × ۱۱ سینٹی میٹر

موضوع : تذکرہ

ابتدا : الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علے رسولہ محمد و واٰلہ واصحابہ اجمعین اما بعد. بداں کہ ہر کس طریقہ چہاردہ معصوم نداند کسوت وصورت و طوق وسفرہ وچراغ ولقمہ زدی حرام باشد و بر سر سجادہ نشستن درست نباشد بدانکہ معصوم اول محمد اکبر است.......

خاتمہ : .... وامام راسہ پسر بود یکے حسین ویکے احمد دیگر علی نقی وامامت بعلی نقی رسیدہ وامام علی نقی رادو پسر بود یکے محمد دیگر امام حسن عسکری وامامت بحسن عسکری وامام عسکری رایک پسر بود امام مہدی راآخرالزماں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین.

ترقیمہ : ندارد.

نشاط العشق

مصنف : ملوک شاہ الصدیقی القادری

کاتب : رضی الدین حسن بیتھوی

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : تیرھویں صدی

خط : شکستہ

اوراق رصفحات : ۲۳

سطر : ۱۵

سائز : ۱۵ × ۲۱ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : حمد بیحد وثنای بیعد مر حضرتش را کہ حقیقت آں آئینہ د مظہر ذات وصفات جلال وجمال وی است کہ الانسان سری و صفتی وانا سرہٗ وصفتہٗ معبر بدوست ودرود وسپاس بیقیاس مر حضرت محبوبیت است ومقصود از ظہور خدای ظہور ذات وی راکہ لولاک لما خیرۃ الربوبیت اشارہ اوست۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خاتمہ : ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ای عزیز از خواجہ حسین منصور علاج بشنو کہ چہ نیکو بیان می کند اللہ مصدر الموجودات ۔ ۔ ۔ ۔

کیفیت : ناقص الاخر۔ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف (؟) کا فارسی ترجمہ مع شرح ہے

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص

صنّف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نسخ

اوراق صفحات : ۱۲۶ ق

سطر : ۱۷

سائز : ۱۴½×۲۲½ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : ...لماء والطین ودانا محقق نعلمت علم الاولین والآخرین عارف خبر حقائق کونی والہی ناقد بصیر ارنا الاسیاء کما ھی......

خاتمہ : .....من حیث الظاھر والباطن بحسب العاوم والمدارک...والاوصاف تسعورہ بعزۃ الحق سبحانہ وعدم انحصارہ فی کل ذالک........

کیفیت : نسخہ کافی کرم خوردہ اور ناقص الطرفین ہے۔

نگارستان چین

مصنف : ملا محمد سعید عظیم آبادی

کاتب : وارث علی

سنہ تصنیف : ۱۱۸۶ء

سنہ کتابت : ۱۳۱۳ء

خط : نستعلیق خوشخط

اوراق / صفحات : ۵۴۳

سطر : ۱۹

سائز : ۲۶×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : مثنوی (داستان)

ابتدا : بنام آں کہ او صورت ندارد ‌‌ بہر دم صورت دیگر بر آرد
خود او صورت خود او صورت گر آمد ‌‌ خود او بیرنگ ہم رنگین بر آمد
خود او صہبا خود او میخانہ باشد ‌‌ خود او ساقی خود او پیمانہ باشد

خاتمہ : وباقی جملہ از پیر عطا کیش ‌‌ بود بے شبہ ای یار وفا کیش
کہ آزاد چہزار دہشت صد داں ‌‌ وبالایش تو چہل دہشت بر خواں
کہ بر حمد خدا شد ابتدایش ‌‌ ہم از فضل خدا شد انتہایش

ترقیمہ : حمد لا تعد و لا تحصی مر باغبان حقیقی را کہ گلستان عالم بگلہای مطبوعہ بیاراست و بلبلان نواسنج معرفت را بعشق خویش نالا موز ساخت کہ کتاب لاجواب اعنی نگارستان چین منظومہ فارسی معروف قصہ چہار درویش تالیف فرمودہ جناب مظہر کمالات صوری و معنوی مولانا محمد سعید علیہ الرحمہ عظیم آبادی تا نصف بعدہ چوں مولانا ازین دار فانی رحلت واین کتاب از لباس اتمام بے بہرہ ماند خلف مولانا مرحوم مولوی دلاور علی متخلص بہ دل کر ہمت چست بستہ باختتام رسانید پس از مدت دراز بہزار تلاش وجست وجو جناب رئیس اعظم قدرداں جوہر علوم و فنون مہرباں بہر صغیر و کبیر دستگیر غریباں دادرس مظلوماں

پشت پناہ مسلمانان خواجہ محمد عبد الکریم صاحب مدنوالہ و کسالہ بدست آوردہ روزی برادر زادہ بندہ مسمیٰ محمد منیر کتاب ہذا پیش آوردہ بفرمود کہ اے عزیز اگر از ایشان شدن توانند این کتاب را نقل نمودہ بیارند کہ موجب خوشنودی ما و یادگاری شما خواہد بود آن عزیز انگشت قبول بر دیدہ نہادہ ہمراہ آورد چون کہ عزیز موصوف را از کسب علم فرصت نبود بمن تفویض نمود ناچار کمر ہمت بربستم و بہ تحریرش مشغول شدم امروز کہ روز یکشنبہ تاریخ دہم شعبان المعظم سنہ یکہزار و سہ صد و سیزدہ ہجری واقع ست از دست این ناکارہ جہان خاکسار ازلی وارثعلی بفضل لم یزلی اختتام یافت۔ بیت

خدایا بیامرز این ہر سہ را مصنف و خوانندہ و بینندہ را۔

کیفیت : مصنف عظیم آباد شہر پٹنہ کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا وصال پٹنہ میں ہوا۔ آپ نے قصہ چہار درویش کے نام سے ایک مثنوی لکھی لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے اور تین درویش کی داستان بیان کرنے کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور یہ مثنوی نامکمل رہ گئی۔ آپ کے وصال کے وقت آپ کے صاحبزادے دلاور علی المتخلص بہ دل صرف گیارہ سال کے تھے۔ چالیس سال کی عمر کو جب پہنچے تو اس مثنوی کو مکمل کرنے کی خواہش جاگی اور بقیہ داستان کو آپ نے مکمل کیا۔ اس بقیہ داستان کو مصنف کے بھانجے مولانا عبد الرحمٰن صاحب نے بھی مکمل کیا تھا۔ لیکن یہ سارے اوراق منتشر ہو چکے تھے۔ شہر گھاٹی کے ایک صاحب علم مولانا عبد الکریم قرین نے ان اوراق کے بازیافت کی کوشش شروع کی آخر پچیس سالوں کی کاوشوں کے بعد مختلف جگہوں سے اس کتاب کے منتشر اجزا دستیاب ہو گئے۔ جنھیں مولانا عبد الکریم قرین نے ترتیب دیا اور ایک منظوم تقریظ لکھ کر اس کی بازیافت کی داستان بیان کی۔

یہ مثنوی نو ہزار اشعار پر مشتمل جس میں ۵۸۰۰ اشعار مولانا سعید عظیم آبادی کے ہیں اور بقیہ ۳۲۰۰ اشعار آپ کے صاحبزادے دلاور علی المتخلص بہ دل کے ہیں مرتب موصوف نے ان دونوں مصنفوں کی تصنیف کو ایک جگہ ضم کر دیا ہے جبکہ مصنف اول کے بھانجے مولانا عبد الرحمٰن کی تصنیف جو انھوں نے خال محترم کی تصنیف کے بقیہ حصہ کو مکمل کیا تھا، کو بعد میں "این از تصنیف جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب است" کے عنوان سے علیحدہ رکھا ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔ ؎

الٰہی درد خود در سینہ ام دہ درین ویرانہ گنجینہ ام نہ

آخری شعر ؂

بیا ساقی بیا بادی دوران　　　زجام بیخودی دیوانہ گردان

یہ تصنیف ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

مصنف اول کی تصنیف ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے جسکا آخری شعر یہ ہے۔ ؂

پدر زیں رہگذر زغمگین بود　　　پریشان خاطر واندوہگیں بود

مصنف دوم دلاور علی دل کی بقیہ تصنیف ۱۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسکا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

بنام آنکہ نامش حرز ہر جان　　　متاع درد باشد نیز درمان

وصیت نامہ قطب الاقطاب شیخ قطب الدین منور ہانسوی

مصنف : شیخ قطب الدین منور ہانسوی رح

کاتب : سید محمد عظیم الدین۔

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۵۵ھ

خط : شکستہ

اوراق صفحات : ۶ ق

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتداء : .... درنماز خطیبان را لباس سیاہ پوشیدن و تعجیل تر گزاردن نماز شام بر خود کہ آفتاب فرو شود سنت ندارند و .. تاخیر کنند آن گاہ ستارگان روشن نماید و در آنچہ اختلاف است نیست ...

خاتمہ : ... حلم در علماء و علم در زاہدان و صبر در درویشان و توبہ در جوانان و وفا در دستان و اخلاص در ادای کردن فرمان و عدل در بادشاہان و شرم در زنان ہر یکے را محض عنایت حق تعالیٰ شمار۔

ترقیمہ : وصیت نامہ قطب الاقطاب شیخ قطب الدین منور ہانسوی نبیرۂ قطب الجن والانس حضرت مخدوم شیخ جمال الحق والشرع والدین حنفی قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ فقیر حقیر سید محمد عظیم الدین ابن سید محمد پناہ بن سید محمد قابل تحریر نمودہ بتاریخ دہم شہر جمادی الثانی ۲۶ محمد شاہی تمام شد۔ ۱۱۵۵ھ

کیفیت : ناقص الاول۔

وہبُ الزبیر

مصنف : سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین بن سید عنایت اللہ

کاتب : سید شاہ حسین الدین احمد منعمی (م ۱۹۳۹ء)

سند تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۳۶

سطور : ۱۷

سائز : ۱۷ × ½ ۹ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : تصوف

ابتدا : الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین والذاکرین والموحدین بقول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...... اما بعد ایں رسالہ است در بیان اقسام اذکار و اشغال مراقبات و تصورات و مشاہدات کہ از جمیع طرق مشائخ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین برائے تعطش سالکان و طالبان راہ حق جل وعلا مفید دانستہ مسمیٰ بہ وہب الزبیر...

: ... سر را درمیان دو زانو نگون کردہ لا را از محل مقعد بر داشتہ الا برردہ الا بر گفتہ الا اللہ بر نفس زند و الا اللہ و اللہ را ایضاً از سر برداشتہ بر نفس زند و چہار ضرب دائرہ وی سر لا را از مقعد برداشتہ بر سر الا وضرب الا اللہ بر نفس زند و ہمیں طریق اشتغال ورزد۔

مصنف نے اس کتاب کو تین فصل میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول در اذکار و اشغال، فصل دوم در مراقبات و مشاہدات و تصورات وغیرہ فصل سیوم در بیان لطائف ستہ۔ فصل اول میں قادریہ نقشبندیہ، کبرویہ، سہروردیہ سلسلوں کے اذکار و اشغال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تینوں فصل کو مختلف عنوان میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر عنوان کو "وہب" کا نام دیا ہے۔ اس طرح پوری کتاب کو کل ۱۱۷ وہب میں تقسیم کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مصنف نے اپنے مرشد سے ملنے والی اجازتِ طریقت کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے:

این احقر دو راز کار جامع این اذکار امید وار برحمت پروردگار غفار در حیات پیر دستگیر قیوم زمان خلیفة الله قطب الاقطاب شیخنا و امامنا و قبلتنا و ہادینا و مرشدنا و صاحبنا حضرت خواجه محمد زبیر بن ابو العلی بن محمد نقشبندؓ اشغال و اذکار نقشبندیہ قادریہ و ہر چہ موافق دو اصل این عاجز دانستہ تلقین فرمودہ و از ہر طریق ممتاز و مرخصی ساختہ بودند اما بعد ارتحال و انتقال آنحضرت روحانیت ایشان ہمہ اذکار و اشغال کہ درین اوراق مذکور اند و اجازت چہاردہ خانوادہ بلکہ اجازت نامہ علیحدہ چنانکہ در عالم شہادت نیز او شان پیدا شدہ ارسال فرمودند چوں کہ این عاجز را سفر مدینہ منورہ در پیش ... جمال الله غفر الله تعالیٰ لازم و الیق است کہ بخدمت اخی خواجہ ضیاء الله سلمہ الله تعالیٰ حاضر شدہ این اوراق را بخدمت شان گزرانیدہ اجازت حاصل نمایند۔

ارکان نماز

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۵۹ھ

خط : نسخ

اوراق/صفحات : ۱۸۷ ق

سطر : ۱۱

سائز : ۲۲×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : فقہ

ابتدا :

خاتمہ :

ترجمہ : تمت تمام شد نسخہ ارکان نماز بتاریخ دہم ماہ دسمبر ۱۸۴۴ عیسوی مطابق نہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۹ ہجری درچھاؤنی داناپور ضلع پٹنہ صوبہ بہار روز ہفتہ بعد از تمام اول تقریب یافت مالک این کتاب شیخ محمد بخش عملدار ساکن کانپور، ملازم کمپنی بہادر۔

کیفیت : اوراق چوں کہ منتشر ہیں اسلیے ابتدا و خاتمہ کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ نیز درمیان سے چند اوراق بھی غائب ہیں۔ ترقیمہ کتاب کے درمیان میں لکھا گیا ہے اسکے بعد ہی نماز جمعہ و عیدین کے خطبے لکھے گئے ہیں چوں کہ یہ نسخہ بہار میں لکھا گیا ہے لہذا بہاری اردو کے ارتقا میں اس نسخہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

اس کتاب میں نماز سے متعلق تمام مسائل کو یکجا کر دیا گیا ہے زبان پر دکنی اثرات غالب ہیں۔

"فصل در بیان نماز سہو کا شرح وقایہ مخفر اور ہدایہ میں صحیح بولا کوئی سہو ہوا تو آخر قعدہ

یں بندۂ ورسولک پڑھ کر سدے طرف سلام پھر کر دو سجدہ جانا سھو کا نیت ہے
یوں نویت ان اسجد للسجدۃ السھو توجھۃ الی الکعبۃ اللہ اکبر
سجدہ میں یہ تسبیح تین مرتبہ پڑنا سبحان ربی الاعلی یک سھو میں دو سجدہ جانا
بعد التحیات ماسورہ پڑکر سلام دونوں طرف پھرنا اور امام شافع مذہب ہوا تو التحیات
ماسورہ پڑکر تکبیر بول کر بیچ سجدہ کا نماز سریکے (کذا) کر کر بعدہ سر اوٹھا کر دونو طرف
سلام نا پھرنا التحیات نہیں پڑنا۔"

بیاض

مصنف : عبدالغنی

کاتب : بخط مصنف

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

اوراق : ۳۹

سطور : مختلف

سائز : ۱۶ × ۱۰ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : بیاض

ابتدا : رباعی منشی ظہور صاحب

اس ... آگے ایک عالم دیکھا قرآن میں سنا تھا اسم اعظم دیکھا
کیا کیا کہیں ہم طلسم شاکی کو ظہور آدم میں خدا اور خدا میں آدم دیکھا ...

خاتمہ : ....

کیفیت : پیش نظر بیاض میں حمد، نعت، مختلف شعرا کی غزلیں مرثیہ اور یادداشت وغیرہ مندرج ہیں جن کی مختصراً تفصیل اس طرح ہے۔

آغاز میں منشی ظہور صاحب کی ایک رباعی "مرحبا سید مکی مدنی العربی" کی ایک فارسی تضمین (مخمس) کسی غیر معروف شاعر کی چند حمد و نعت حضرت ملک بیاد (بیتو) کے مزار شریف کے کتبہ کی نقل، غیر معروف شاعر کاتی کی ایک مناجات ہے

یاالٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ... عالم جناب مصطفےٰ کا ساتھ ہو

نیز انیس کی دو غزلیں ... کی طرز پر خواجہ محمد انتظام علی صاحب انصاری الحنفی مہتمم جمعیت کوتوالی بلدہ حیدرآباد دکن کا ایک فارسی مرثیہ ہے

ریزد براہ دیدہ چہ؟ دل لخت لخت چوں؟
دائم چرا؟ زغم بچہ؟ از سوز اندروں

رحمٰن بابا کابلی کی ایک پشتو غزل اردو ترجمہ کے ساتھ آخر میں ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء کی ایک یادداشت درج ہے۔

" آج ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء کی شب ہے کہ میں دولت پور رہٹ سے بند ہو گنج کا کو ہوتا ہوا محمد یوسف عرف ندو میاں دولت پوری کے ساتھ ساتھ گھوڑے پر جہان آباد اسٹیشن پہنچا۔ دوپہر کی گاڑی کا وقت تھا۔ اپنے خیریت سے پہنچنے کا ایک پوسٹ کارڈ برادرم ظہورالدین احمد صاحب سلمہٗ کو بہار لکھ کر ڈاک والے کے حوالے کیا۔ گاڑی میں غنی میاں حیدر سے ملاقات ہوئی۔ وہ جناب میر فضل صاحب کی طلبی پر کسی مخفی امر میں مشورہ دینے کے لیے بلائے گئے تھے۔ بہرکیف رفیع میاں بھی گیا سے آئے وہ ندو کے گھوڑے پر اور ہم اپنے مشکی یا کید کیے اس گھوڑے پر جہان آباد آئے روٹی پکوائی کھائی کچھ لیے پھر آخر وقت کپڑا بدل رفیع میاں، عبدالحمید نو مسلم اور ہم ستن میاں کے یہاں گئے وہاں سے حفیظ میاں کے یہاں آئے اور وہاں دیر تک رہے منشی حبیب الحسن وہیں ارکی سے آئے گپ شپ ہی پھر اپنے ڈیرہ پر آئے اور کچھ خستگی سے لیٹ رہے۔ بدن دابنے اور سر میں تیل لگانے کو امامن حراسی (کذا) کو مامور کیا۔ کیونکہ ہم الحسن چونکہ اسلام پور سے شاموں شام کو پہنچے تھے وہ بھی ماندہ تھے۔ ہم نے کھانا نہیں کھایا گیارہ بجے یہ یادداشت اس وجہ سے لکھا کہ اسی ۲۵ فروری ۱۸۸۴ء کو جس کو ٹھیک دس برس ہوا۔ ہماری زندگی کا ایک قابل یاد واقعہ یاد آگیا وہ یہ کہ ہماری نسبت لوی کٹرہ میں ہو چکی تھی۔ غنی حیدر میاں کا عقد بھی ہو گیا تھا۔ ان کے عقد کی شیرنی تحفتاً ہمارے یہاں بھیجی گئی تھی وہ شیرنی بدھنا کہار بہنگی بردار اور اولاد علی پیادہ کے ساتھ بہار آج کی تاریخ میں پہنچی۔ ان لوگوں کو شربت پلایا گیا۔ دری پلنگ وغیرہ رسم زمانہ کا اخلاق ہونے لگا دو بجے دن کو ہمارے بھائی نورالنبی مرحوم کو یہ شوق ہوا کہ آج بندوق کے شکار کو کہیں چلنا چاہیے۔ ہم لوگ بھی مستعد ہوئے اور ان کے ساتھ بڑے بھائی چھوٹے میاں، حسین بخش ساکن مددآباد تربہت، تمباکو کا بیوپاری، موڑلا چمار ملانوان کا بہار ایک کمیا اور ہم ساتھ ہوئے۔ حسین بخش کے بدن پر ایک دوہر اور نور میاں کی دولائی موڑلا کے سر پر اور ہم لوگ سب کے سب گرمی کا کپڑا

پہرے خانقاہ پلوپو کھر تک گئے، وہاں کسی نے مہوا باغ میں آبی چڑیوں کا حال اور کثرت بیان کیا۔ اشتیاق نے ہمت دلایا خراماں خراماں وہاں پہنچے واقعی بہت کثرت تھی۔ مگر کیا ایک بندوق اور بڑا آلا لاب شکار ایک بھی نہیں ہوا اور طرفہ تو یہ ہوا کہ ابر باد کا سامان ہوا۔ گھبرائے آفتاب ڈوب چلا شکار نہیں ملا اس سے ہمت پست چلنے کی اتنی عادت نہیں۔ ولولے آتو گئے۔ جاتے وقت قلیہ باہر ہر کسی نے جوتا ہاتھ میں لیا اور دھیمے اور سست قدم سے محض افسردگی اور عجلت کے ساتھ دیپ نگر پہنچے اور شام ہوگئی اور تحویل دیکھی تو سب کے پاس چار پیسے نکلے، کراؤ سغید کی گھی اور ککری ملی۔ کیا بیان کریں کیا لذت تھی یا ہم لوگوں کی بھوک کے سبب سے اس میں یہ بات تھی غرض اپنے آدمیوں میں اسکی بساط کیا اور کھوجا معلوم ہوا کہ بس اب ہے ہی نہیں۔ ہائے ہائے بھوک جگ گئی اور کچھ بھی نہیں پانی بھی اب خاصی طرح سے برسنے لگا۔ شب کی تاریکی بھی بڑھ چلی۔ ایک دوکان اتراخ کی خالی تھی، اس میں گھس پڑے اونکرے والی مودی سے ایک پیسے کا تیل لے کر چراغ کا اہتمام کیا۔ بمشکل اس نے جلانے دیا۔ ایک کھجور کی چٹائی دی۔ بندوق اور جوتوں کا تکیہ بنایا اور ایک چٹائی پر بیٹھے۔ عندالاستفسار حسین بخش کی تحویل میں ایک دوانی ٹھہری۔ مودی سے چاول دال مانگا۔ اس نے کہا جنس تو ہے مگر ایندھن نہیں ہے اور پانی بے کر برس رہا ہے۔ کھچڑی پکانے کی خیالی کھچڑی پکی مجبور رہے۔ اور آخر کار سب سے دکھن نور میاں پھر ظہور اور پھر ہم اور پھر بڑے میاں اور سب سے اتراہنی کے قریب غریب حسین بخش پڑ رہتے گئے اور اسی ایک دولائی اور ایک دوہرے وہ دانت سے دانت لڑانے والی سردی کا مقابلہ کیا۔ بھوک کا غلبہ، سردی کی تکلیف، شکار کے نہیں ملنے سے ایک قسم کی خفت، سب طرف کی مصیبت نے اس کہار اور پیادہ کی راحت اور آؤ بھگت کے خیال کو بڑا اشاق کر دیا اور صرف بر سر فرزند آدم ہرچہ آمد بگذرد کے سہارے ۲ بجے شب تک جاگتے کاٹ دیا۔ چاندنی کچھ معلوم ہوئی پانی تھما اور ہم لوگوں نے یہ سوچا کہ دوڑتے ہوئے چلنے سے سردی رفع ہو جائے گی۔ موزلا کو جو جمر لوٹے میں جا گھا تھا وہیں چھوڑا اور سب کے سب وحشیوں کی طرح دوڑتے ہوئے دیپ نگر سے ایسے وقت لہیری محلہ گھر پہنچے کہ جناب بھائی آل صاحب کے لیے ہمارے گستر شیخ محمد شفیع صاحب سلمہٗ یہ اچھی طرح یاد نہیں

ہے کہ وضو کا پانی گرم کر رہے تھے یا ہاتھ سینکنے کو صرف آگ سلگا رہے تھے اور ابھی بخوبی نماز صبح کا وقت نہیں ہوا ہے۔ غرض دس برس پیچھے کا واقعہ یاد آگیا۔ آج کی سرگذشت کے ساتھ لکھ دیا اور اگر خدا نے دس برس آیندہ جیتا رکھا اور اگر اس نے چاہا تو ۲۵ر فروری ۱۹۰۴ء کا واقعہ بھی جو کچھ ہو گا لکھ دوں گا ورنہ بقول آتش ؎

آسماں مر کے تو راحت ہو کہیں تھوڑی سی
پاؤں پھیلانے کو ہاتھ آئے زمیں تھوڑی سی "

دوسرے صفحہ سے ۲۵ر فروری ۱۹۰۴ء کی یادداشت اس طرح درج ہے:۔

" الحمد للہ الحمد للہ آج مجھے بیس برس کا واقعہ یاد آیا اور دس برس کی تحریر کے وعدہ کے موافق آج کے واقعات کا لکھنا نصیب ہوا وہ یہ کہ آج صبح میں مقام دیو سے بمعیت عزت حسین ساکن ضلع بردوان کے یکہ پر سوار ہوا اور اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ دو یا سے اورنگ آباد کی سڑک کی لٹی پالی (کذا) ۱۷ر میل گرینڈ ٹرنک روڈ چڑھے اور دس بجے اورنگ آباد پہنچے۔ عزیزی سید ابوالحسن، عزیزی سید ابوالخیر، عزیزی سید ابو نصر اور عزیزی سید ابوالفتح سلمہم اللہ تعالےٰ سب یہیں ہیں ان سے ملتا ہے۔ ایک بز (نر) بوجہ نہیں ملنے آختہ کے بقرعید کے لیے خریدا۔ پھر ذرہ تکان سفر کے باعث سو گئے۔ چار بجے گھوڑے پر سوار ہوے اور رنگ آباد شہر سے مہاراج گنج تک تک ایک سڑک سے اس کی پیمائش کیا۔ ہوا تند تھی۔ خفیف ابر بھی محیط آسمان تھا۔ واپسی کے بعد خفیف درد سر مجھ کو محسوس ہوا۔ ۲۵ر فروری ۱۸۸۴ء کا واقعہ تو یاد ہی تھا اور یہ بھی مافی الذہن تھا کہ آج کی سرگذشت ہے۔ حسب المنصوب لکھنا ضرور ہے۔ لہذا یہ دو صفحہ سیاہ کیے گئے۔

اگر زندگی وفا کی اور ۱۹۱۴ء کا ۲۵ر فروری دیکھنا نصیب ہوا تو پھر بھی کچھ سرگذشت لکھ ہی دوں گا ورنہ ؎

من نوشتم حرف کردم روزگار
من نمانم ایں بماند یادگار

لیکن اگلی یادداشت لکھنے کا موقع مصنف کو نصیب نہ ہوا اور ۲۹ر جولائی ۱۹۰۵ء کو آپ چل بسے۔ آخری صفحہ

پر حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء) کی یہ یادداشت درج ہے:

"۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء مطابق ۲۵ جمادی الاوّل ۱۳۲۳ھ روز شنبہ کا دن گذار کر ۱۲ بجے شب کو فخر بہار سید محمد عبد الغنی فخر بہاری نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رجوع کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محررہ حسین الدین احمد مقام گیا، ۱۱ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ خانقاہ منعمی ابو العلائی گیا۔"

دوسری یادداشت ۱۶ فروری ۱۹۲۵ء کی اس طرح درج ہے۔

"الحمد للہ کہ آج ۱۶ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۴۳ھ یک بیک جناب چچا سید ظفر الدین احمد صاحب سے تذکرہ جناب فخر بہاریؒ کا تذکرہ ہوا اور یہ سفینہ نکالا گیا یادداشت پڑھی گئی۔ بطور یادداشت میں نے قلمبند کر لیا۔ حسین الدین احمد"

دیوان رسا

مصنف : حکیم عبدالعزیز رسا بہاری

کاتب : " " "

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق

اوراق / صفحات : ۱۲۱

مسطر : ۱۷

سائز : ۲۳×۱۴ سینٹی میٹر

موضوع : دیوان۔

ابتداء : مرا دل اور یہ جلوہ کسی کے روئے روشن کا ‌ ‌ ‌ چراغ اب گل ہوا شمع نہال دشت ایمن کا
میں جلوہ دیکھتا ہوں ہر جگہ اس روئے روشن کا ‌ ‌ ‌ مبارک حضرت موسیٰ کو جھگڑا دشت ایمن کا
تم اپنا حسن بھی دیکھو مرے ارمان بھی نکلیں ‌ ‌ ‌ کبھی تو دیکھ لو آئینہ مرے قلب روشن کا

: صورت بھی نہ دیکھوں پہلو میں غیر بیٹھیں ‌ ‌ ‌ اور دشمن مروت رسم دنیا ہی ہے
کرشوق سے جفا تو شکوہ نہیں کروں کا ‌ ‌ ‌ گر تو بدل گیا ہے میری وفا بھی ہے
تقصیر کی عدو نے روٹھے ہیں آپ مجھ سے ‌ ‌ ‌ اس عدل کے میں صدقے کیا اچھی منصفی ہے

: حکیم عبدالعزیز رسا بہاری بہار شریف ضلع نالندہ کے باشندہ تھے آپ شمشاد لکھنوی کے شاگرد اور آسی غازیپوری کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ نے ۱۹۲۰ء میں وفات پائی آپ کا تفصیلی ذکر تذکرہ مسلم شعرائے بہار جلد دوم مصنفہ حکیم احمد اللہ ندوی میں موجود ہے۔

پیش نظر نسخہ شمشاد لکھنوی کے پاس بغرض اصلاح بھیجا گیا تھا۔ نسخہ کے آخری صفحہ پر شمشاد لکھنوی کی یہ تحریر موجود ہے۔

"میں نے اس کو اچھی طرح دیکھ ڈالا صرف ایسے مقام پر وجہ اصلاح لکھ دی ہے جہاں

مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو غور کرنا پڑیگا ورنہ اور مقام آپکی فہم پر چھوڑ دیے ہیں۔
اب اس کو چھپوا دیجیے اور رسید بہت جلد بھیجدیجیے آجکل میں بہت متردد رہتا
ہوں ایسا نہ ہو کہ اسکا تردد اور تردد دل کو بڑھادے"

فقط والسلام محمد عبدالاحد

پیش نظر نسخے میں ۱۷۲ غزلیں ہیں جو ردیف وار ترتیب دی گئی ہیں۔

دیوانِ عاصی

مصنف : عاصی

کاتب : بخطِ شاعر

سنہ تصنیف : ۱۳۶۷ھ

سنہ کتابت :

اوراق : ۱۶

سطور : ۲۴

سائز : ۱۷×۹ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : شاعری

ابتدا : بظاہر گرچہ وہ شب سے نہاں ہے | مگر جلوہ حقیقت میں عیاں ہے
خیال یاد دل میں ہر زماں ہے | ہمیشہ نام اس کا بر زباں ہے

خاتمہ : اگر خواہی بماند یادگارش | سن رحلت رقم کن برمزارش
معاً در دل چو فکر غور کردم | خدا جنت عطا کردہ۔ نوشتم

کیفیت : شاعر کے حالات نہیں معلوم۔ یہ نسخہ شاعر نے بدست خود لکھ کر اپنے کسی قریبی عزیز مولوی وحیدالدین صاحب کو پیش کیا تھا۔ پہلے صفحہ پر یہ عبارت درج ہے: "ایں غزلیات عاصی را نوشتہ بدست خاص مولوی وحیدالدین را بخشیدم۔ راقم الحروف عاصی، بتاریخ ۱۶ر..... روز یکشنبہ ۱۳۶۷ھ"، آخر میں مندرجہ ذیل لوگوں کا قطعہ تاریخ درج ہے۔

۱۔ مولوی عبدالرشید مرحوم کولوی (م ۱۳۵۶ھ) ۲۔ مولوی خلیل احمد مرحوم مختاری الدین پوری (م ۱۹۲۶ء) ۳۔ قاضی حسین مرحوم شیرگھاٹوی (م ۱۹۳۸ء) ۴۔ شاہ درگاہی صاحب مرحوم سجادہ نشین خانقاہ بلخیہ فتوحہ (م ۱۳۵۵ھ)

کلاسیفیکیشن آف میڈیسنز

مصنف : برجموہن لال

کاتب : برجموہن لال

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : نستعلیق صاف

اوراق / صفحات : ۳۶ ص

سطر : ۱۳

سائز : ½۲۴ x ½۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : ہومیوپیتھی۔

ابتداء : واضح ہو کہ میڈیسن کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک وہ جو جلد وغیرہ پر لگایا جاتا ہے جس کو اکسٹرنلی کہتے ہیں دوسرا وہ جو کھلایا پلایا جاتا ہے انٹرنلی کہتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔

:

کیفیت : یہ نسخہ برجموہن لال کی تالیف کردہ "میڑیا میڈیکا" کے ساتھ مجلد ہے۔

گلزارِ نشاط

مصنف : فتح علی

کاتب : سید وارث حسین

سنہ تصنیف : ۱۲۶۴ھ م ۱۸۴۷ء

سنہ کتابت : ۱۲۸۶ھ

اوراق : ۴۶

سطور : ۱۴

سائز : ۲۴×۱۴ سینٹی میٹر

خط : نستعلیق

موضوع : اخلاقیات

ابتدا : ہے ثنائے نخل بند کائنات　　تازگی بخش گلستان حیات
　　تر زباں ہوتی ہے آب حمد سے　　سبز باغ دل سحاب حمد سے

خاتمہ : گر کسی کو شبہ دامن گیر ہو　　آئینہ باصورت تقصیر ہو
　　تو چھپا دے ذیل لطف وجود سے　　عفو چاہے خالق معبود سے

ترقیمہ : نسخہ ہذا "گلزار نشاط" بخط خام گمنام سید وارث حسین عفی اللہ عنہ متوطن شہر عظیم آباد محلہ املی شاہ محمد اسحاق مرحوم بتاریخ بست وہفتم ربیع الاول شریف یوم پنجشنبہ ۱۲۸۶ھ بموضع محی الدین نگر ترہت دولت جناب شاہ محمد حسین صاحب قبلہ نوشتہ و پیش جناب شاہ صاحب و قبلہ ممدوح گزرانید مصرع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

کیفیت : اس میں پانچ "چمن" ہیں اور ہر چمن میں کئی حکایات ہیں۔ چمن اوّل اولیائے باصفا و اصفیائے باخدا کے بیان میں ہے۔ چمن دوم موعظتہائے دلپذیر و نصائح بے نظیر پر مشتمل ہے۔ چمن سوم حکایات عجیب و نکات غریب پر مشتمل ہے۔ چمن چہارم میں کلمات ظریفان بلاغت بیان و لاجواب و ساکت بیان کیا گیا ہے۔ چمن پنجم میں تذکرۂ کیشان رسا و نتائج طبع و قاد و فکر نقاد اپنا ہے۔ چمن اول میں تیرہ حکایات ہیں۔ چمن دوم میں نو حکایات ہیں اور چمن سوم میں چودہ حکایات ہیں اور چمن چہارم دس حکایات پر مشتمل ہے اور چمن پنجم حکایات پنج پر مدور ہے۔

گنج فیض

مصنف : محمد وزیر عطا داناپوری

کاتب : " "

سنہ تصنیف : ۱۲۸۲ھ

سنہ کتابت : ۱۲۹۳ھ

خط : نستعلیق

اوراق/صفحات : ۷۳ ق

مسطر : ۱۷

سائز : ۳۰×۱۷ سینٹی میٹر

موضوع : مثنوی (سیرۃ)

ابتداء :

بعد حمد و نعت صد شکر و سپاس — ناظران نظم سے ہے التماس
گلشن میلاد جو مشہور ہے۔ — فیض کا دفتر ہے جلد نور ہے
دیکھ کر اس کو مجنوں نے کہا — خوب لکھا تو نے اے صل علےٰ
واہ کیا نسخہ ہے بے مثل و جواب — موجب آمرزش و وجہ ثواب

:

آفریں صد آفریں صد آفریں — تجھ سے راضی ہو خداوند زمیں
ہو سن تالیف کا جویا اگر — پڑھ ہے کول دیدۂ اہل نظر
صل یارب السما والقمر — دائماً سلم علے خیر البشر
بھیج اے خالق مرے اپنا سلام — دستگیر روز محشر پر مدام

: بخط خام سراپا تقصیر دالخطا محمد وزیر عطا تمام شد حررہ تاریخ بست چہارم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۳ ہجری قدسی.

: یہ منظوم سیرۃ النبی ہے جسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ذکر پیدائش پر مشتمل ہے جسکا نام "گلشن میلاد" ہے دوسرا حصہ واقعہ معراج سے متعلق ہے "معراج النبی" عنوان رکھا گیا ہے۔ تیسرا حصہ معجزات کے بیان پر ہے جسکا عنوان "معجزات احمدی" ہے۔ چوتھا حصہ ذکر وفات ہے عنوان اس کا "بیت الحزن" ہے۔ آخر میں شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری کا اردو و فارسی قطعہ تاریخ ہے۔

گیا کی مسجدیں

مصنف : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء)

کاتب : بخط مصنف

سنہ تصنیف : ۱۹۲۷ء اور ۱۹۳۹ء کے مابین۔

سنہ کتابت :

اوراق :

سطور :

سائز :

خط : نستعلیق

موضوع : تاریخ (آثارات)

کیفیت : سید شاہ حسین الدین احمد (متوفی ۱۹۳۹ء) مصنف کتاب ہذا نے شہر گیا (صوبہ بہار) کی تمام معروف وغیر معروف مسجدوں کی تاریخ ترتیب دی ہے۔ حتی الامکان مسجدوں کی تمام تفصیلات درج کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً مسجد کا نام، کس محلہ میں واقع ہے، کب تعمیر کی گئی۔ اگر کوئی کتبہ ہے تو اس کی نقل اس مسجد کی وقف جائدادوں کی تفصیل، آمدنی، متولی کا نام و پتہ، مسجد کے متعلق کاغذات کی نقول و میونسپل نمبر، مسجد کے آباد و غیر آباد ہونے کی تفصیل۔

نسخہ نہایت ہی کرم خوردہ ہے اور ناقص الطرفین ہے۔ جلد بندی کے ذریعہ ان کرم خوردہ اور منتشر اوراق کو سنبھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نمبر شمار کے اعتبار سے ۴۵ مسجدوں کا اندراج درج ہے۔ لیکن ناقص الاول ہونے کے سبب یہ نمبر ۲ سے شروع ہوتا ہے ۔ اس کا آٹھواں اندراج نہیں ہے) اس طرح صرف ۴۸ مندرجہ ذیل مسجدوں کی تفصیلات ملتی ہیں۔

۱۔ ننھے نواب صاحب کی مسجد، پنچایتی اکھاڑہ
۲۔ معظم علی خاں کی مسجد، چوک روڈ پرانا جیل
۳۔ جامع مسجد، سرائے
۴۔ چھوٹی مسجد، سرائے
۵۔ رمنہ کی مسجد، پاندریبہ
۶۔ شیعوں کی مسجد، رنگ بہادر روڈ

٧۔ ٹوری کلاں کی مسجد، ٹیڑھی بازار
٨۔ بٹن بھڑوے کی مسجد، پکی کلالی
٩۔ شہابو درزی کی مسجد، چوک سبزی بازار
١٠۔ چھتہ والی مسجد، فقیر ٹولہ حق ٹولہ
١١۔ شیر شاہ کی مسجد، دیٹی پارک
١٢۔ حافظ ارادۃ الحق کی مسجد، گھسیار ٹولہ گلی میں
١٣۔ مولوی عبدالقادر کی مسجد، گھسیار ٹولہ
١٤۔ ملک مختار احمد کی مسجد، مرار پور
١٥۔ میر راحت حسین پلاسی کی مسجد، مرار پور
١٦۔ ہیر گرو کی مسجد، پرانا گدام، فتح گنج
١٧۔ دیوان حرمت علی کی مسجد، کٹھوکر تالاب
١٨۔ محمد خلیفہ کی مسجد، مرار پور
١٩۔ مرزا دوست محمد کی مسجد، مکلوڈ گنج
٢٠۔ مولوی اسحاق کی مسجد، مکلوڈ گنج
٢١۔ دلہن گنج کی مسجد، مکلوڈ گنج
٢٢۔ ملا باقر کی مسجد، معروف گنج
٢٣۔ چھوٹی مسجد، معروف گنج
٢٤۔ کریم گنج کی مسجد، کریم گنج
٢٥۔ کچہری کی مسجد، دگھی تالاب
٢٦۔ دگھی کی مسجد، پچھم دگھی تالاب
٢٧۔ پیر منصور شہید کی مسجد، رمنہ
٢٨۔ ہجڑوں کی مسجد، کوڑی باری
٢٩۔ عبدالصمد درزی کی مسجد، نادرہ گنج مچھوا ٹولی
٣٠۔ ناظر ابراہیم علی کی مسجد، نادرہ گنج
٣١۔ عالمگیر شاہی مسجد، بھنی گھاٹ، نذر گنج
٣٢۔ شاہ برمزید کی مسجد، نذر گنج
٣٣۔ حسین بخش کی مسجد، نذر گنج
٣٤۔ خانقاہ منعمیہ کی مسجد، نوا گڑھی
٣٥۔ گائتری گھاٹ کی مسجد، کھرکٹا، ادیر ڈیہہ
٣٦۔ اندر گیا اڈہ کی مسجد، مولا گنج
٣٧۔ سروَن شہید کی مسجد، بینرتی تالا، گھوگری ٹانڑھ
٣٨۔ دیوچورہ کی مسجد، قریب سورج کنڈ
٣٩۔ لکھن پورہ کی مسجد، لکھن پورہ۔
٤٠۔ نجف علی شاہ کی مسجد، گھوگری ٹانڑھ
٤١۔ عبدل چوڑی فروش کی مسجد، شاہ میر صاحب کا تکیہ
٤٢۔ شاہ میر صاحب کی مسجد، شاہ میر تکیہ
٤٣۔ متی کی مسجد، گیوال بیگھہ
٤٤۔ تراب مستری کی مسجد، گیوال بیگھہ
٤٥۔ جامع مسجد، گیوال بیگھہ
٤٦۔ قادر انگریز کی مسجد، گوپال گنج، بنیاد گنج
٤٧۔ ہجڑوں کی مسجد، مانپور
٤٨۔ شاہ ناظم احمد کی مسجد، مانپور

مثنوی عشق

مصنف: خواجہ رکن الدین عشق المعروف بہ میرزا گھسیٹا

کاتب:

سنہ تصنیف:

سنہ کتابت:

اوراق: ۴۷

سطور: ۱۳

سائز: ۲۰ × ۱۲½ سینٹی میٹر

خط: نستعلیق

موضوع: شاعری (مثنوی)

ابتدا: الٰہی غنچۂ دل کو تو وا کر ‏ زباں کو حمد سے تو آشنا کر
زباں کنجی ہو آگہی عطر دان کی ‏ کہ یعنی دے اسے قدرت بیاں کی ....

خاتمہ: .... حقیقت اپنے سے ہے آپ محروم ‏ اگر دم مارے کوئی ہوے محرم
نہ چشم غیر کو ہے اتنی طاقت ‏ جو دیکھے وہ لطافت ہر لطافت

کیفیت: کاتب نے مثنوی نامکمل نقل کی ہے۔

میٹریامیڈیکا

مصنف : گیرڈ صاحب مترجم: برجموہن لال

کاتب : برجموہن لال

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۸۷۷ء

خط : نستعلیق صاف

اوراق رصفحات : ۱۵ × ۳۹۴ ص

سطر : ۱۳

سائز : ۲۴½ × ۱۵ سینٹی میٹر

موضوع : ہومیوپیتھی۔

ابتداء : جو دوا کہ استعمال ہوتی ہے اس کا وزن دو طور پر ہے ایک ٹھوس دواؤں کے واسطے جو بذریعہ باٹ اور ترازو کے وزن کیا جاتا ہے دوسرا سیال چیزوں کے واسطے جو بذریعہ پیمانہ کے ناپا جاتا ہے۔ . . .

: . . . نمونیا اور انٹرنل انفلامیشن وغیرہ میں بہت فائدہ بخشتا ہے اور تیز بخار کی علامتوں کو بھی کم کر دیتا ہے اور پین فل میں بھی فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو ویزی کنت (کذا) کے واسطے جبکہ انٹرنل کنجشن کے سبب کے افعال میں خرابی ہوئی مثلاً ہیڈ وغیرہ میں تب اسکو لگاتے ہیں اور پین فل پارٹ میں جو بغیر انفلامیشن کے ہووی مثلاً سوز الجہاد (کذا) وغیرہ میں اور اسکین ڈیزز میں لگاتے ہیں۔ خوراک ٹنکچرہ بوند سے ۲۰ بوند تک ہے۔ فقط تمام شد۔

: یہ کتاب بہ میٹریا میڈیکا ترجمہ کیا ہوا کتاب انگریزی گیرڈ صاحب کی میٹریا میڈیکا سے تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۷۷ء کو وقت چار بجے دن کو اختتام کو پونچی (پہنچی)۔

: مصنف غالباً بانکی پور پٹنہ کا رہنے والا ہے۔ دیباچہ کے اختتام پر "بندہ برجموہن لال بانکی پور" لکھا ہے۔ اور انگلش میں اس کی تفصیل یوں لکھی ہے۔

Birj Mohanlal, Ph.D.
Temple School of Medicine, Patna
Bankipore

'/6/77

ہدایت المسافرین

مصنف : سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی (متوفی ۱۳۱۱ھ)

کاتب : بقلم مؤلف

سنہ تصنیف : ۱۲۶۰ھ

سنہ کتابت : ۱۲۶۰ھ

خط : شکستہ

اوراق/صفحات : ۶۸ ق

سطور : ۱۹

سائز : ۱۷ × ۲۹ سینٹی میٹر

موضوع : سفرنامہ حجاز

ابتدا : سب صفتیں ثابت ہیں ذات واجب الوجود کی کہ خلوت خاص احدیت سے بہر جلوت اخلاص وحدت کے مسافر ملک شہود ہوا، ہزاران ہزار ہوں شکر گزار صفات ممکن الوجود کا کہ وحدت سے کثرت میں آکے اپنے مخلوق کا معبود ہوا . . . .

خاتمہ : . . . حاجی علاء الدین صاحب تھے کامل درویش وارستہ از تعلق اقارب و خویش طریقہ سہروردیہ میں شاہ محمد آفاق صاحب سے تھے فیضیاب، الاحضرت سیدنا ابوالعلاء کے فیض سے بھی تھے کامیاب، اگرچہ پیش انکا بالا از صد سال گذرا تھا الا جذب و شعور ویسا ہی تھا . . . (ناقص الآخر)

کیفیت : مصنف صوبہ بہار کے تیرہویں صدی ہجری کے ایک صوفی باصفا اور صاحب تصنیف و تالیف بزرگ تھے۔ آپ کی اردو، فارسی اور عربی کی تصنیفات آج بھی آپ کی خانقاہ میں موجود ہیں۔ آپ کا وصال ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور آپ اپنی خانقاہ (گیا) میں ہی مدفون ہوئے۔

۱۲۶۰ھ میں مصنف نے حج و زیارت بیت اللہ کا قصد کیا اور اپنے وطن داناپور سے پاپیادہ نکل پڑے، شہر شہر، قریہ قریہ چلتے ہوئے مکہ معظمہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کی اور اسی طرح واپس لوٹے۔ "سبب تالیف" کے ضمن میں اس کی تفصیل یوں لکھتے ہیں:

"... جاننا چاہیے آغاز سفر اس فقیر حقیر کا بارہ سو ساٹھ ہجری میں ہوا اور دوبارہ سو چونسٹھ ہجری

میں معاودت منزلِ مقصود سے کر کے وطن میں آیا۔ اس کتاب میں اپنی سرگزشت لکھی ہوئی چار برس سات روز سات مہینے کی ہے۔ بندہ مسکین **فانی** بھی ہوتا تھا، بعالم سفر مسافر لیل و نہار صبح و شام ادر گاہے دو یک روز کہیں کہیں کرتا تھا مقام۔۔۔"

"ہدایت المسافرین" اردو کا پہلا سفر نامہ حجاز ہے مصنف ہی اردو میں اس صنف کے موجد قرار پاتے ہیں مصنف نے اسے تین جلدوں میں منقسم کیا ہے۔ تفصیل ان کی ہی زبانی سنیے:

"۔۔الحاصل بقاعدہ ابجد سال روانگی سے نام اس کتاب کا رکھا **دید مغرب** نام، اور موسوم کیا بہ **ہدایت المسافرین** بہر تفہیم خواص و عام، اور تحریر پائی کتاب ہذا بجائے فصول و ابواب تین جلد کر کے **جلد پہلی** نامزد بہ **بسیر الہند** اس میں چار سفر کا ہے بیان، مسافرت قصبات و شہر ہندستان، **جلد دوسری** کا نام **زایر عرب** اس میں لکھی ہے میں نے کیفیات **حرمین الشریفین** و زیارت روضہ رسول الثقلین، اور کچھ سرگزشت لکھی اپنی جان کی صلاح و فلاح دارین، **جلد تیسری** کو کیا موسوم بہ **کیفیت مراجعت**"

پہلی جلد کو چار سفر پر منقسم کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دوسری اور تیسری جلد دست بردِ زمانہ کی نذر ہو گئی۔ پہلی جلد میں بھی صرف دو سفر کی ہی روداد باقی ہے۔ پہلا سفر داناپور (پٹنہ) سے اکبر آباد (آگرہ) اور دوسرا سفر اکبر آباد سے دہلی تک۔

مصنف کا عہد مغلیہ دور کا آخری زمانہ تھا لہٰذا مصنف نے اپنے دہلی کے سفر کی روداد کے بیان میں بہادر شاہ ظفر سے ملاقات اور زوال پذیر تہذیب کا جو نقشہ کھینچا ہے، وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ سفر نامہ کے علاوہ اس تصنیف کی اپنی ایک تہذیبی اور کلچرل اہمیت بھی ہے۔

مخطوطات عربی

احیاء علوم الدین

مصنف : حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۱۴۴ھ

خط : نسخ

اوراق/صفحات : ۱۵۷ق

مسطر : ۳۵

سائز : ۲۷x۲۰ سینٹی میٹر

موضوع : تصوف

ابتدا : وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ احمد للہ کثیراً متوالیاً وان کان یتضاءل حق دون جلالہ حمد الحامدین علی رسولہ ثانیاً صلاۃ تستغرق مع سید البشر سائر المرسلین۔۔۔۔

خاتمہ : ۔۔۔۔ وھذا اخر الربع الاول من اربعۃ اجزا بتلوہ انشاء اللہ تعالی فی الربع الثانی من ربع العادات کتاب آداب الاکل۔۔

کیفیت : کتاب کے سرورق پر تین مہریں ہیں جن میں دو مٹائی جا چکی ہیں۔ ایک مہر پڑھی جاتی ہے "سید عنایت اللہ ۱۱۵۸ھ" ان کے علاوہ دو تاریخ قلم سے لکھی ہوئی ہیں اوّل شوال ۱۱۶۱ھ اور دوسری ذیقعدہ ۱۱۴۴ھ۔ کرم خوردگی کے باعث مزید تفصیلات نہیں پڑھی جا سکیں۔

اسمار الرجال

مصنف	:	عبدالحق بن سیف الدین الدہلوی
کاتب	:	سید غلام باسط المشتہر بجمال الدین احمد الجعفری الباقری العلوی
سنہ تصنیف	:	
سنہ کتابت	:	۱۱۷۴ء
خط	:	نستعلیق خوشخط
اوراق / صفحات	:	۳۴۰ ق
سطر	:	۱۷
سائز	:	۱۳ × ۲۳ سینٹی میٹر
موضوع	:	اسمار الرجال

ابتداء : الحمد للہ الذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم الی یا کافۃ الناس وجعل سید المرسلین وخاتم النبیین وجعل امۃ اخرجت للناس یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویدعون الخلق الی طریق الحق والیقین۔۔۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ھو عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ القرشی التیمی بنتقی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرہ و کان اسمہ فی الجاھیۃ عبد رب الکعبۃ فسماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔

خاتمہ : ۔۔۔قال ابن عبد البرکان من اعلم الناس بسیر اھل الکوفۃ مع مشارکتہ فی جمیع مذاھب الفقہاروی عنہ ابن مظفر الحافظ والحافظ ابوالقاسم الطبرانی وابوبکر بن المقری واخرون ولد سنۃ تسع وعشرین وقیل تسع وثلاثین ومائتین ومات سنہ احدی وعشرین وثلثمائۃ واللہ اعلم۔

ترقیمہ (اول) : قد وقع اختتام ھذا الکتاب المسمی اسمار الرجال من تصنیف شیخ عبدالحق دھلوی بید سید ثناء اللہ الحسینی الحسنی فی عھد عالمگیر ثانی بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ فی ۱۱۶۹ھ تسع وستین والف مایۃ ھجری کانت التاریخ عھدی عشر شھر

رجب المرجب ستہ جلوس والا فی تربیۃ السلام حفظہ اللہ من الافات والبلیات مالکہ سید غلام نجف وسید شرف الدین والد ان سید محمد حسینی الحسنی اللہم ارزقنا محبتک ومحبۃ حبیبک المصطفی والہ الامجاد علیہم الصلوۃ والسلام جعلنا اللہ من حزبہم واحیانا علے دینہم واماتنا علی محبتہم وحشرنا فی زمرتہم اللہم اغفرلنا ولجلسائنا ولمن قراء ھا وکاتبھا وسمعھا وبصرھا آمین رب العالمین۔

ترقیمہ ثانیہ : وھبت ھبۃ صحیحۃ ھذہ النسخۃ المسماۃ باسماء الرجال للسید العالم الاشرف ملا سید جمال الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ فی خامس ربیع الثانی سنۃ ۱۱۷۴ الف ومائۃ واربعۃ وسبعون من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام۔

کیفیت : مصنف دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور محدث گذرے ہیں آپ کی وفات . . . . ہوئی۔ آپ ایک کثیر التصانیف بزرگ گذرے ہیں آپ کو تذکرہ نویسی سے خاص شغف تھا "اخبار الاخیار" آپ ہی کی تصنیف ہے جو ہندوستان میں لکھے جانے والے صوفیا کے تذکروں میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

"اسماء الرجال" بھی آپ کی تصنیفات میں ایک اہم تصنیف ہے اب تک کی تحقیق کے مطابق اس کے صرف دو نسخے دستیاب ہیں ایک نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں جسے خدا بخش خاں نے ۱۸۹۲ء میں نقل کرایا تھا اور دوسرا نسخہ کتبخانہ خانقاہ منعمیہ گیا کی ملکیت ہے۔ پیش نظر نسخہ مصنف سے قریب العہد ہے۔ سرورق پر کاتب کی یہ عبارت درج ہے۔

ھذہ النسخۃ اسماء الرجال من مصنفات شیخ عبد الحق الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اعطاھا ووھبھا بالھبۃ الصحیحۃ الشرعیۃ سید محمد السمرقندی ثم السلاری مد اللہ ظلہ العالی لعبد الضعیف سید غلام باسط المشتہر بجمال الدین احمد الجعفری الباتری العلوی الحسینی العلوی والفاطمی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ فی خامس ربیع الثانی من سنۃ ۱۱۷۴ الھجریۃ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام۔

اسی صفحہ پر شنگرفی روشنائی میں ایک مہر بھی تھی جو مٹا دی گئی ہے۔ آخری صفحہ پر تین مہریں ہیں دو مہریں "سید محمد" کی بیضاوی شکل میں سیاہ روشنائی میں جس میں ایک کافی ہلکی ہے۔ صاف پڑھی نہیں

جاتی۔ دوسری "ابوممی الدین محمد ابراہیم غفرلہ" کی شنگرفی روشنائی میں ہشت پہل صورت میں ہے۔ آخری صفحہ کی پشت پر کسی مطالعہ کنندہ کی یہ یادداشت درج ہے۔

"حضرت مولانا واولانا مولوی محمد برکت قدس سرہٗ بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۱۸۲ ھجری روز شنبہ وقت عصر در دارالخلافہ شاہجہاں آباد در کٹرہ غازی الدین خاں واصل بجوار رحمت الٰہی از دار فانی بدار باقی رحلت فرمودند انا للہ وانا الیہ راجعون وبتاریخ ہفتم روز یکشنبہ بدرگاہ حضرت شاہ نظام الدین اولیا قدس سرہ بموجب وصیت خاص مدفون شدند انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم نور مضجعہ آمین بحرمت النبی الامی والامجادہ سنۃ الف ومائۃ واثنین وثمانین من الھجرۃ"

نسخہ صحیح حالت میں ہے درمیان میں کہیں کہیں پر کرم خوردگی کے اثرات ہیں لیکن ان کا اثر تحریر پر کوئی خاص نہیں ہوا ہے۔

دلائل الخیرات

مصنف : امام محمد بن سلیمان الجزری

کاتب : محمد اطہر

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت : ۱۲۰۷ھ

خط : نسخ

اوراق / صفحات : ۲، ق

مسطر : ۱۳

موضوع : ادعیہ

ابتداء : قال الشیخ الفقیہ الامام العالم محمد بن سلیمان بن ابی بکر بن سلیمن الجزوی رحمہ اللہ تعالیٰ
الحمد للہ الذی ھدانا للایمان والاسلام والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد الذی . . . . . .

خاتمہ : . . . من المحشورین فی زمرۃ النبیین و . . . . . یوم القیامۃ یا رحمن۔

ترقیمہ : تمام شد دلائل الخیرات بروز پنجشنبہ بتاریخ یازدہم شہر شعبان المعظم ۱۲۰۷ ایکہزار دوصد و ہفت من ھجرۃ
النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب الحروف خادم الطلبا اقل العمر عاصی المعاصی محمد اطہر بمقام چندورہ
پرگنہ طالب آباد بدولت خانہ چودھری صاحب مشفق بسیار مہربان علی نواز چودھری صاحب حصہ ہفت آں یک
وتیم پای تحریر یافت۔

الشفع المشفع

مصنف : السید السند المحقق المدقق اعلم بن محمد علاء الدین علی المعروف بالجوزی۔

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : شکستہ بدخط

اوراق / صفحات : ۹

سطر : ۱۹

سائز : ۲۳ × ۱۳ سینٹی میٹر

موضوع : سیرۃ۔

ابتداء : هذا ملتقط نسخة الشفع المشفع من تصنيف السيد السند المحقق المدقق اعلم ابن محمد بن علاء الدين على المعروف بالجوزى رحمهم الله ذكر ادم عرم فى الصحابة وادم ابو البشر اصابة بتمرتين لانه اتعل لا انهم لا لثانية فاذا خضب لما حرمها خاصتها ارتلت فى للمع...

خاتمہ :

کیفیت : نامکمل

قرآن مجید

مصنف :

کاتب :

سنہ تصنیف :

سنہ کتابت :

خط : غبار

اوراق رصفحات : ۳

مسطر :

سائز : ۹×۵۶+۹×۷۴+۹×۵۴ سینٹی میٹر

موضوع :

ابتداء :

کیفیت : یہ نسخہ خط غبار میں ہے۔ آیۃ الکرسی کے تحت مکمل قرآن لکھا گیا ہے لیکن پیش نظر صرف تین آیات ہیں۔ ان آیات کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مکمل قرآن دس اوزان پر مشتمل ہوگا۔

پہلا ورق قرآن مجید کا چھٹا حصہ ہے جو "یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم" کے تحت ہے۔

دوسرا ورق ساتواں حصہ ہے جس میں "ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء" ہے۔

تیسرا ورق آٹھواں حصہ ہے جو "وسع کرسیہ السموات والارض" کے تحت لکھا گیا ہے۔